قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 18/ نومبر 2022ء | 22/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 18/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 252

ارشاد باری تعالیٰ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

(الاعراف: 27)

ترجمہ: اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابومسعودؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا پہلی نبوت کے کلام سے جو لوگوں نے محفوظ رکھا یہ بھی ہے کہ جب تم حیا نہیں کرتے تو پھر تم جو چاہو کرو۔

(بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی فاصنع ماشئت 6120)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے بدنما بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی الفحش و التفحش 1974)

فرمان خلیفہ وقت

یہ جو غض بصر کا حکم ہے، پردے کا حکم ہے اور توبہ کرنے کا بھی حکم ہے، یہ سب احکام ہمارے فائدے کے لئے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا پیار، اپنا قرب عطا فرمائے گا کہ اس کے احکامات پر عمل کیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس معاشرے میں، اس دنیا میں جہاں تم رہ رہے ہو، ان نیکیوں کی وجہ سے تمہاری پاکدامنی بھی ثابت ہو رہی ہوگی اور کوئی انگلی تم پر یہ اشارہ کرتے ہوئے نہیں اٹھے گی کہ دیکھو! یہ عورت یا مرد اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہے، ان سے بچ کر رہو اور یہ کہتے پھریں لوگ کہ خود بھی بچو اور اپنے بچوں کو بھی ان سے بچاؤ۔ نہیں بلکہ ہر جگہ اس نیکی کی وجہ سے ہمیں عزت کا مقام ملے گا۔ دیکھیں! جب ہرقل بادشاہ نے ابوسفیان سے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تعلیم کے بارہ میں پوچھا کہ کیا ان کی تعلیم ہے اور کیا ان کے عمل ہیں تو باوجود دشمنی کے ابوسفیان نے اور بہت ساری باتوں کے علاوہ یہی جواب دیا کہ وہ پاکدامنی کی تعلیم دیتے ہیں تو ہرقل نے اس کو جواب دیا کہ یہی ایک نبی کی صفت ہے۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30/ جنوری 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 98-99)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

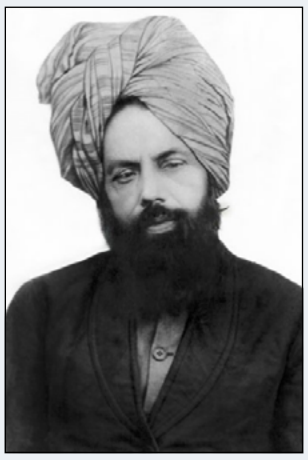

آجکل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا، ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیریں کریں۔ کیونکر جذبات نفس سے اضطرارًا ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کو ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ ان ہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو۔ جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جارہی ہے۔ یہ انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 29-30 ایڈیشن 2016ء)

اس شمارہ میں

- آ رہی ہے اب دمادم یہ ندائے آسماں (منظوم)
- ربط ہے جان محمد سے مری جاں کو مدام
- بنیادی مسائل کے جوابات
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء

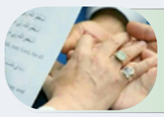

دربارِ خلافت

3/ جون کو واقفین نو خدام امریکہ کی ورچوئل ملاقات

واقفین نو امن کے لئے مکمل انصاف کے ہدف کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں

سوال: حضور! آپ نے Agriculture کی فیلڈ کو کس طرح چنا اور آپ کو زندگی وقف کرنے کے لیے کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’یہ تو بہت مشکل سوال ہے۔ اچھا آپ کیا کرتے ہیں؟‘‘

اس پر موصوف نے جواب دیا کہ ’’میں نے حال ہی میں کالج کا تیسرا سال مکمل کیا ہے۔‘‘

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟‘‘

خادم نے جواب دیا: میں بیالوجی پڑھ رہا ہوں تا کہ دانتوں کا ڈاکٹر بن سکوں۔ ان شاء اللہ۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ماشاءاللہ! بات یہ ہے کہ بچپن سے ہی مجھے کاشتکاری کا بہت شوق تھا۔ پس میں اس میدان میں جانا چاہتا تھا لیکن میں نہیں جا پایا۔ لیکن بعد میں اقتصادیات میں گریجویشن کے بعد میرے والد صاحب نے بھی مجھے کہا کہ اگر ممکن ہے تو زرعی یونیورسٹی میں داخلہ لے لو۔ یہ ایک آسان سی بات تھی کیونکہ مجھے کسی اور یونیورسٹی کی نسبت وہاں داخلہ ملنے کا زیادہ امکان تھا۔ تو یہی آسان ترین راستہ تھا اور مجھے اس میں دلچسپی بھی تھی۔ پس مجھے ایگریکلچرل اکنامس میں داخلہ مل گیا۔ کارپریشن اور کریڈٹ کے میدان میں۔ اس میں کسانوں وغیرہ کے معاملات پیش آتے تھے۔ وہاں کچھ ایسے کورسز بھی ہوتے ہیں جو عملی طور پر کاشتکاری کے متعلق ہوتے ہیں جیسا کہ زراعت اور ایربل فارمنگ اور اگر آپ گریجویشن کر کے یونیورسٹی آئے ہوں تو آپ کو کچھ بنیادی کورسز کرنے ہوتے ہیں۔ چونکہ میں کاشتکاری سے واقف تھا اور مجھے اس میں بہت دلچسپی تھی۔ میں شروع سے اپنے والد صاحب کے ساتھ اپنی زمینوں پر جایا کرتا تھا۔ اس لیے میں نے ان بنیادی کورسز کو اچھے نمبروں سے پاس کیا اور بعد میں میں نے اپنی ڈگری کارپیشن اینڈ کریڈٹ بھی مکمل کی تھی۔ یہ میرے زرعی یونیورسٹی جانے کی اصل وجہ تھی۔ **دوسرا سوال تھا کہ مجھے کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں اپنی زندگی وقف کروں؟** میں بچپن سے ہی واقفِ زندگی بننا چاہتا تھا۔ کیونکہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد صاحب سے اور اپنے انکل کو یہ بات کرتے سنا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان میں سے بہت افسوس کی بات ہے کہ بہت کم افراد زندگی وقف کر رہے ہیں۔ پس یہ بات میرے دل میں نقش ہوگئی تھی لیکن میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ بغیر کسی Qualification کے وقف کروں۔ جب میں نے زرعی یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو اس وقت میں نے عہد کیا کہ اگر میرے اچھے مارکس آئے یعنی A گریڈ آیا تو پھر میں وقف کروں گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر تیرے نزدیک میں وقف کے قابل ہوں تو مجھے اپنے فضل سے اچھے مارکس دے۔ تو جانتا ہے کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں کچھ بھی نہیں۔ مجھے علم نہیں کہ کیسے مگر خوش قسمتی سے مجھے A گریڈ مل گیا۔ اور جب مجھے یہ گریڈ مل گیا تو میں پابند ہوگیا کہ وقف زندگی کے لیے درخواست دوں۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں خط لکھا کہ چونکہ اب میں نے ایم ایس سی کی ڈگری مکمل کر لی ہے اور وہ بھی اچھے نمبروں کے ساتھ تو میں وقف کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے (وقف) منظور کرلیا اور بعد ازاں آپ نے مجھے افریقہ جانے کا ارشاد فرمایا۔ تو یہ ہے ساری داستان بلکہ اس کا خلاصہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی باتیں ہیں مگر یہ اس کا خلاصہ ہے۔

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ حضور نے متعدد بار ذکر فرمایا ہے کہ امن کے لیے مکمل انصاف کی ضرورت ہے۔ واقفین نو کو اس ہدف کے حصول کے لیے کونسے کیریئر اختیار کرنے چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے صرف یہی نہیں کہا کہ ہمیں دنیا میں امن قائم کرنا چاہیے بلکہ لوگوں سے مکمل انصاف اختیار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ میں نے اپنے خطابات اور تقاریر میں یہ بھی بتایا ہے کہ امن کیا ہے؟ اور ہم معاشرے میں امن کیسے قائم کر سکتے ہیں؟ اور مکمل انصاف کی قرآن کریم، حدیث اور آنحضرت ﷺ کی سنت کی روشنی میں کیا تعریف ہے؟ اور ان تعلیمات کی روشنی میں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمیں اس زمانہ میں دی ہیں۔ چنانچہ کئی خطبات اور تقاریر بڑی تعداد میں موجود ہیں جن میں سارے حوالے مہیا ہیں جن کے ذریعہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مکمل انصاف کیا ہے؟ امن کیا ہے؟ ہم دنیا میں کیسے امن قائم کر سکتے ہیں؟ ہمیں لوگوں کو کیسے متنبہ کرنا

بقیہ صفحہ 14 پر

آ رہی ہے اب دمادم یہ ندائے آسماں

آ رہی ہے اب دما دم یہ ندائے آسماں
آچکے ہیں مہدئ موعود یارو! بے گماں

کھولیے آنکھوں کو اپنی اور گوشِ ہوش کو
اور کہیے الوداع اب اپنے ناحق جوش کو

چل رہے ہیں ہر طرف سے قافلے ایمان کے
لحہ لحہ بڑھ رہے ہیں حوصلے ایقان کے

اب کوئی دیوار ان کی راہ میں حائل نہیں
آہ! کیسا ہے وہ دل جو اس طرف مائل نہیں

اک صدی گزری کہ اٹھی یہ ندائے آسماں
پھیل جائے گی جہاں میں اب صدائے قادیاں

اک صدی پہلے دکھایا چاند سورج نے نشاں
اب دکھاتے ہیں ستارے اس نشاں کو بے گماں

دیکھیے! مغرب کی وادی سے ہوا سورج طلوع
یہ صداقت ہے سراسر، کچھ نہیں رازِ نہاں

جلد آؤ، وقت دیتا ہے تمہیں آواز یہ
ہر طرف اب بج رہا ہے آسماں پر ساز یہ

کتنے ہی دل نور ایماں سے منور ہوگئے
کیسے ہیں وہ دل جو حبِّ جاہ میں ہیں کھو گئے

یہ پیامِ سرمدی ہے دینِ حق کا دوستو!
اب تو غفلت کی سراسر یہ ادائیں چھوڑ دو

آج آمجد نے سنایا یہ پیامِ سرمدی
ہے محمدؐ ہی سراپا یہ مقامِ احمدی

محمد یعقوب آمجد مرحوم۔ کھاریاں

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

امنِ عالم کی ضمانت پڑوسی کے حقوق

قسط 43

سورۃ النساء کی آیت 37 کا ترجمہ ہے:

’’اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔‘‘

قرآن کریم کی اس آیت میں پڑوسیوں کے لئے حسن سلوک کا ارشاد ہے: وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ

(النساء:37)

اور رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں کے ساتھ بیٹھنے والے لوگوں (اور دوستوں) سے محبت اور پیار کا تعلق قائم کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’تم خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور ان سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں (اس فقرے میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں، جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسائے ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو، جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔‘‘

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 208-209)

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں حضرت رسول کریم ﷺ نے پڑوسی، ہمسایہ، ہم دیوار، ہم جوار، ساتھی، ایک ہی چھاؤں یا سایہ میں رہنے والوں سے حسن سلوک بلکہ احسان کے طریق بتائے اور عمل کرکے دکھایا۔ دنیاوی مفاد پرست نفرت، تعصب، تفریق، مخاصمت اور عداوت کی دیواریں بلند سے بلند تر کرتے چلے جاتے ہیں جبکہ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کو جیت کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے احسان، نیکی، لطف، بخشش، خیر خواہی، مہربانی، شفقت، خوش خلقی اور مُروّت کی تعلیم دیتے ہیں۔

حسنِ سلوک کے دائروں کو وسعت دیتے ہوئے پڑوسی کی وضاحت آنحضرت ﷺ یوں فرماتے ہیں: ’’پڑوسی تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں، اور دوسرا وہ پڑوسی جس کے دو حق ہیں، اور تیسرا وہ پڑوسی جس کا ایک حق ہے۔ تین حق والا پڑوسی وہ ہے جو پڑوسی بھی ہو، مسلمان بھی اور رشتہ دار بھی ہو، تو اس کا ایک حق مسلمان ہونے کا، دوسرا پڑوسی ہونے کا اور تیسرا قرابت داری کا ہوگا۔ دو حق والا وہ پڑوسی ہے جو پڑوسی ہونے کے ساتھ مسلم دینی بھائی ہے، اس کا ایک حق مسلمان ہونے کا دوسرا حق پڑوسی ہونے کا ہوگا۔ ایک حق والا غیر مسلم پڑوسی ہے۔ (جس سے کوئی قرابت و رشتہ داری نہ ہو) اس کے لیے صرف پڑوسی ہونے کا حق ہے۔

(شعب الایمان 12/105)

پڑوسی خواہ غیر مسلم کیوں نہ ہو شریعت اس کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی تعلیم دیتی ہے۔

آپؐ کے چند ارشادات

• حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں اگر میں تحفہ دینا چاہوں تو کس کو بھیجوں۔ فرمایا: ’’جس کا گھر قریب تر ہے وہی تحفہ کا زیادہ مستحق ہے۔‘‘

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الادب باب حق الجوار فی قرب ابواب)

• ’’جبرائیل ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آ رہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اُسے وارث ہی نہ بنا دے۔‘‘

(بخاری کتاب الادب باب الوصایا بالجار)

• اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہیے۔ (اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔)

(بخاری کتاب الادب باب لا تحقرن جارۃ لجارتھا)

• اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اچھا ہو اور پڑوسیوں میں وہ پڑوسی بہترین ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی الحق الجوار)

• پڑوس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اور اس کے حقوق کی ادائیگی کرنا واقعتاً فضلِ الٰہی پر منحصر ہے اور انسان کو سچے ایمان کا وارث بنا دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر 2227)

• جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی سے نیک سلوک کرنا چاہئے۔

(مسلم کتاب الایمان)

• جب کبھی تم اچھا سالن بناؤ تو اس کا شوربہ کچھ زیادہ کر لیا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو یعنی کسی نہ کسی پڑوسی کو بھی اس میں سے سالن بھجواؤ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے (یعنی برا بھلا کہتی ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نفلی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے بلکہ اس کا صدقہ وخیرات پنیر کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہے۔

(مسند احمد)

• حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (جھگڑنے والوں میں) سب سے پہلے دو جھگڑنے والے پڑوسی پیش ہوں گے (یعنی بندوں کے حقوق میں سے سب سے پہلا معاملہ دو پڑوسیوں کا پیش ہوگا)۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

• حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول، مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے نیکی کی ہے یا برائی؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سنو کہ تمہارے پڑوسی کہہ رہے ہیں کہ تم نے اچھا کام کیا ہے تو واقعی تم نے اچھا کام کیا ہے اور جب تم ان سے سنو کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ تم نے غلط کام کیا ہے تو واقعی تم نے غلط کام کیا ہے۔

(ابن ماجہ)

پڑوسیوں سے حسن سلوک میں آپؐ کا اسوہ حسنہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی انتہائی ضرر رساں، بدخواہ بلکہ جان کے دشمن تھے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہ برا بھلا کہا نہ انتقام لیا بلکہ خیر خواہی کی۔

مکی دور میں ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط حضور ﷺ کے پڑوسی تھے جو آپ کے دونوں طرف آباد تھے اور انہوں نے شرارتوں کی انتہا کی ہوتی تھی۔ یہ لوگ بیرونی مخالفت کے علاوہ گھر میں بھی ایذا پہنچانے سے باز نہ آتے تھے اور اذیت دینے کے لیے غلاظت کے ڈھیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ڈال دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر نکلتے تو خود اس غلاظت کو راستے سے ہٹاتے اور صرف اتنا فرماتے: ’’اے عبد مناف کے بیٹو! یہ تم کیا کر رہے ہو کیا یہی حق ہمسائیگی ہے۔‘‘

(طبقات ابن سعد جلد1 صفحہ201 بیروت1960ء)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ میرے پاس استراحت فرما رہے تھے تو ایک پڑوس کی بکری آ گئی اور جو روٹی میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پکا کر رکھی ہوئی تھی وہ اُٹھا کر چل پڑی۔ میں اُس کے پیچھے بھاگی تا کہ اس کو مار کے بھگا دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو پڑوسی کو اس کی بکری کی وجہ سے تکلیف نہ پہنچاؤ جو لے گئی ہے لے جانے دو۔

(الادب مفرد ترمذی لایؤذی جارہ حدیث 120)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص پڑوسی کی شکایت لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا جا صبر کر یہ شخص دو یا تین بار حضور ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر آیا تو پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو فرمایا کہ جا اور اپنا مال و متاع باہر رکھ دے یعنی اپنے گھر کا سامان سڑک پر لے آ۔ چنانچہ اس نے اپنا مال رستے میں رکھ دیا اس پر لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا کہ تم اس طرح کیوں کر رہے ہو تو ان کو بتاتا رہا کہ کس وجہ سے ہو رہا ہے۔ تب لوگوں نے ہمسایہ پر لعنت ملامت کی اور کہنے لگے اللہ اِسے یوں کرے وغیرہ وغیرہ اس پر اس کا ہمسایہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا تو اپنے گھر میں واپس چلا جا اب تُو مجھ سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھے گا۔

(ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا اربعۃ نفر)

ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ توڑتے ہیں۔ میں احسان کرتا ہوں وہ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میرے نرمی اور حلم کے سلوک کا جواب وہ زیادتی اور جہالت سے دیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر وہ ایسا ہی کرتے ہیں جیسا تم نے بیان کیا تو تم گویا ان کے منہ پر خاک ڈال رہے ہو (یعنی ان پر احسان کر کے ان کو ایسا شرمسار کر کے رکھ دیا ہے کہ وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے) اور اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ایک مددگار فرشتہ اس وقت تک مقرر رہے گا جب تک تم اپنے حسن سلوک کے اس نمونہ پر قائم رہو گے۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 300 مطبوعہ بیروت)

آنحضور ﷺ کے نزدیک حق ہمسائیگی یہ ہے کہ ہمسایہ کے لیے دکھ اور تکلیف کا موجب نہ بنیں ہمسایہ کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے اس کی جان، مال، عزت اور آبرو کی حفاظت کی جائے۔ گھر میں کوئی عمدہ چیز پکائی جائے تو ہمسایہ کو بھی بھجوائی جائے۔ تحائف بھجوائیں جس سے آپس کی محبت بڑھتی ہے۔ ہر قسم کے شر اور اذیت سے محفوظ رہے۔ بوقتِ ضرورت قرض دیا جائے۔ ضرورت مند پڑوسی کی ضرورت پوری کی جائے۔ بیمار ہمسایہ کی تیمارداری کی جائے۔ اس کی خوشی میں شامل ہوا جائے۔ بیماری، دکھ اور وفات میں ہر ممکن مدد کی جائے۔ ان کی طرف کوڑا کرکٹ نہ پھینکا جائے۔ اپنی دیوار اتنی اونچی نہ کی جائے کہ اس کی ہوا میں روک ہو۔ اپنے سالن کی خوشبو سے تکلیف نہ دیں بلکہ سالن اور پھل وغیرہ بھیج دیا کریں۔

یا رَبِّ صَلِّ علی نبیک دائمًا
فی ھذہ الدنیا وبعثٍ ثانِ

آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی امن عالم کے لئے بلاتفریق مذہب وملّت اور رنگ ونسل مخلوق خداوندی کی فلاح کا درس دیا۔ جس میں پڑوسیوں کے حقوق کا درس اور عمل بھی شامل ہے۔ آپؑ کے گھر اور اس کے پڑوسیوں کی وسعتیں زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10)

آپ علیہ السلام کے سب پیروی کرنے والے اپنے ارد گرد کے چالیس گھروں کو ہمسایہ سمجھ کر حسن سلوک کریں، ان کے سکون، اطمینان اور خیر کا خیال رکھیں تو احمدی معاشرہ سے ہر قسم کی بدسلوکی کا خاتمہ ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مقدمۂ دیوار میں) عدالت نے فیصلہ کیا کہ خرچ کا کچھ حصہ ہمارے چچاؤں پر ڈالا جائے...جب اس ڈگری کے اجراء کا وقت آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے۔ آپ علیہ السلام کو عشاء کے قریب رؤیا یا الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ بار اُن پر بہت زیادہ ہے اور اس وجہ سے وہ (مخالف رشتہ دار) تکلیف میں ہیں۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی اسی وقت آدمی بھیجا جائے جو جا کر کہہ دے کہ ہم نے یہ خرچ تمہیں معاف کر دیا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 1936ء الفضل جلد 24 مؤرخہ 2 اگست 1936ء صفحہ 8)

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے، اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 215)

جب قادیان میں منارۃ المسیح بن رہا تھا تو کچھ پڑوسیوں نے بے پردگی کے احتمال سے شکایت کر دی۔ ایک ڈپٹی صاحب تحقیق کے لئے آئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ بڈھا مل بیٹھا ہے آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے کوئی موقع ملا ہو اور میں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو اور پھر اسی سے پوچھیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقع ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو... اس وقت بڈھا مل نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنے زانوؤں میں دیا ہوا تھا اور اس کے چہرہ کا رنگ سپید پڑ گیا تھا اور وہ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں بول سکا۔‘‘

(خلاصہ سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 148)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے منظوم فارسی کلام میں اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مرا مطلوب و مقصود و تمنّا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

یعنی میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام، یہی میری ذمہ داری، یہی میرا فریضہ اور یہی میرا طریقہ ہے۔

دعا ہے کہ ہم بھی اپنے محبوب آقاؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حقوق العباد کما حقہ ادا کرنے والے بنیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

دعا کا تحفہ

دُعا میں رقّت حاصل کرنے کی دُعا

حضرت عبداللہؓ اپنے والد حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ تَشْفِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ مِنْ خَشْیَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَکُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَالْاَضْرَاسُ جَمْرًا

(کتاب الدعاء جلد 3 صفحہ 1480 الطبرانی 360 ھ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! مجھے برسنے والی آنکھیں عطا کر دے جو تیری خشیت میں آنسوؤں کے بہنے سے دل کو ٹھنڈا کر دیں پہلے اس سے کہ آنسو خون بن جائیں اور پتھر انگارے بن جائیں۔ (یعنی روز جزا سزا سے پہلے)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 76)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

قسط 38

سوال: انڈونیشیا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ کیا عید الاضحیہ کے موقع پر وفات شدگان کے نام پر جانور کی قربانی کی جا سکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 8 جون 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: وفات شدگان کی طرف سے قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ تو حضور ﷺ کی سنت ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ عید الاضحیہ کے موقع پر ایک قربانی اپنے اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے دیا کرتے تھے اور ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی امت میں بہت سے ایسے صحابہ بھی شامل تھے جو حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں شہید ہو چکے تھے اور وہ بھی حضور کی طرف سے کی جانے والی اس قربانی میں شامل ہوتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الاضاحی۔مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار مِنْ مُسْنَدِ الْقَبَائِلِ حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍؓ حدیث نمبر 25937)

علاوہ ازیں حدیث میں یہ بھی روایت آتی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو جانوروں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو اس کا سبب پوچھا۔ جس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ اس لئے میں ایک جانور آپ کی طرف سے قربان کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الضحایا باب الْأُضْحِيَةِ عَنْ الْمَيِّتِ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا جو مقام اور مرتبہ اور آپ کیلئے جو محبت تھی، اس کا اظہار کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ فرماتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات پر 42 سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر میں ہر قربانی کے موقع پر آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔۔۔ پھر جب میں حج پر گیا تو اس وقت بھی میں نے آپ کی طرف سے قربانی کی تھی اور اب تک ہر عید کے موقع پر آپ کی طرف سے قربانی کرتا چلا آیا ہوں۔

(انوار العلوم جلد 25 صفحہ 468)

پس وفات شدگان عزیزوں اور پیاروں کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کرنا عین سنت رسول ﷺ ہے۔

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کیا حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام حقیقی بھائی تھے۔ نیز یہ کہ جب فرعون بنی اسرائیل کے سب لڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا تو حضرت ہارون علیہ السلام کیسے زندہ بچ گئے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 13 جون 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: بائبل کے بیان کے مطابق حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام حقیقی بھائی تھے۔ چنانچہ لکھا ہے: ’’اور عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوکبد سے بیاہ کیا جس سے اس کے بیٹے ہارون اور موسیٰ پیدا ہوئے۔ اور عمرام ایک سو سینتیس برس زندہ رہا... اور یہ وہی ہارون اور موسیٰ ہیں جنہیں خداوند نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل کو ان کے جتھوں کے مطابق مصر سے نکال لے جاؤ۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لے جانے کیلئے فرعون شاہ مصر سے بات کی تھی۔‘‘

(خروج باب 6 آیت 20 اور 26-27)

بائبل کے مطابق حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ سے بڑے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ’’موسیٰ اسی برس کا اور ہارون تراسی برس کا تھا جب وہ فرعون سے ہمکلام ہوئے۔‘‘

(خروج باب 7 آیت 7)

فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی پیدائش کے وقت اپنے خواب کی وجہ سے نجومیوں اور جوتشیوں کے مشورہ پر عبرانیوں کے لڑکوں کے قتل کا حکم دیا تھا۔ حضرت ہارون چونکہ پہلے پیدا ہو چکے تھے اس لئے وہ زندہ بچ گئے۔

حضرت ہارونؑ کے زندہ بچنے کی ایک وجہ بائبل میں یہ بھی لکھی ہے کہ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کا زمانہ گزر جانے کے بہت عرصہ بعد جب بنی اسرائیل کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ ملک ان سے بھر گیا تو اس وقت کے بادشاہ نے ان کی تعداد سے خوف کھا کے ان پر طرح طرح کی سختیاں شروع کر دیں۔ لیکن وہ جس قدر ستائے گئے اسی قدر ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ چنانچہ شاہ مصر نے دائیوں کو حکم دیا کہ اگر اسرائیلی عورتوں کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اسے مار دینا اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اسے زندہ رہنے دینا۔ لیکن دائیوں نے بادشاہ کے حکم پر عمل نہ کیا۔

(ماخوذ از خروج باب 1 آیت 7 تا 17)

علاوہ ازیں تفاسیر میں بھی لکھا ہے کہ مصری چونکہ بنی اسرائیل سے بیگار کا کام لیتے تھے اس لئے ایک سال اسرائیلیوں کے لڑکوں کو زندہ رکھتے تھے اور ایک سال قتل کروا دیتے تھے تا کہ بنی اسرائیل کی تعداد زیادہ نہ بڑھ سکے لیکن مصریوں کو محنت مزدوری کیلئے بیگار ملتی رہے۔ چنانچہ حضرت ہارون علیہ السلام کی پیدائش اس سال ہوئی جس سال بنی اسرائیل کے لڑکوں کو زندہ رکھا گیا تھا۔

(معالم التنزیل (تفسیر البغوی) مؤلفہ ابو محمد الحسین بن مسعود زیر آیت نمبر 50 از سورۃ البقرہ)

پس حضرت ہارون علیہ السلام کے زندہ رہنے کی یہ مختلف وجوہات ہیں جو بائبل اور تفاسیر کی کتب میں بیان ہوئی ہیں۔

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مراقبہ اور اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور طریق کے بارہ میں دریافت کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 13 جون 2021ء میں اس مسئلہ کے بارہ میں درج ذیل ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: مراقبہ کے معانی عام طور پر دھیان لگانے، توجہ دینے

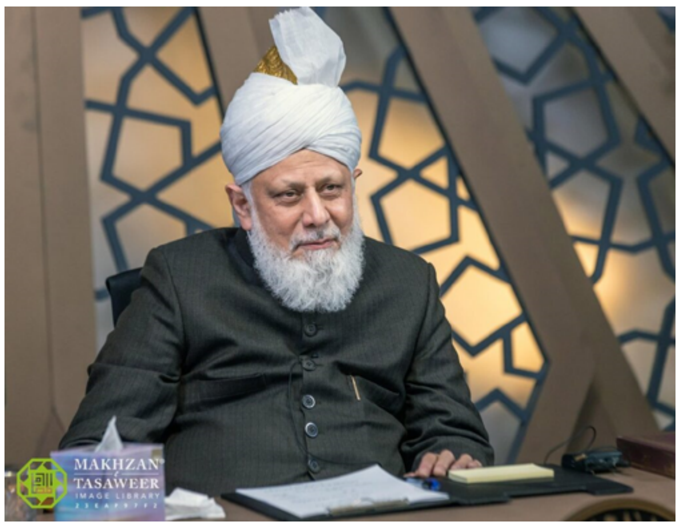

اور اپنے اعمال پر غور و فکر کرنے کو کہتے ہیں۔ جس کی عادت انسانوں کے علاوہ جانوروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے، میں نے مراقبہ بلی سے سیکھا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 147 مطبوعہ 2016ء)

مراقبہ کا عمل جہاں مسلمان اولیاء اور صوفیاء کا ایک خاص شغل رہا ہے، اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں بھی اپنے اپنے طریق کے مطابق اس کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ یہود کے اسینی فرقہ جنہیں فریسی بھی کہا جاتا تھا کے بارہ میں انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ یہ لوگ روزے رکھتے اور پاک زندگی بسر کرتے تھے اور غیب کی خبریں بتاتے تھے اور عبادت کے وقت مراقبہ کرتے تھے تا ان کی ارواح کا تعلق آسمانی باپ سے پیدا ہو جائے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 384 کالم نمبر 2)

اسلامی عبادات کی بڑی غرض یہی ہے کہ انسان اور خدا کے درمیان گہرا تعلق پیدا ہو۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ایک سائل کے سوال کے جواب میں احسان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔ یعنی انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے لیکن اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو کم سے کم یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عبادت کی یہ دونوں کیفیات مراقبہ کی ہی صورتیں ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

درحقیقت نماز میں ہم کو یہ بتایا گیا ہے کہ انسانی روح کے کمال کیلئے دوسرے کے ساتھ تعاون، وعظ و تذکیر اور مراقبہ یہ تین چیزیں ضروری ہیں۔ مراقبہ کا قائم مقام خاموش نمازیں ہوتی ہیں جن میں انسان اپنے مطلب کے مطابق زور دیتا ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان 5 ستمبر 1936ء صفحہ 4)

مراقبہ کا طریق اور اس کا فائدہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

ہمارے ملک میں یہ کیفیت ہے کہ ہم ہر چیز کے متعلق اس طرح کُودتے ہیں جس طرح بندر درخت پر کُودتا ہے۔ ابھی ایک خیال ہوتا ہے پھر دوسرا خیال ہوتا ہے پھر تیسرا خیال ہوتا ہے پھر چوتھا خیال ہوتا ہے ایک جگہ پر ہم ٹکتے ہی نہیں جس کی وجہ سے اعلیٰ سے اعلیٰ قرآنی تعلیم اور حدیثی تعلیم ہمارے اندر جذب نہیں ہوتی کیونکہ ہم جھٹ اس سے کُود کر آگے

چلے جاتے ہیں۔(رسول کریم ﷺ نے اس کا علاج مراقبہ بتایا ہے اور مختلف شکلوں میں صوفیائے کرام نے اس پر عمل کی تدابیر نکالی ہیں مگر اس مادی دور میں اس کو پوچھتا کون ہے... ہمارے علماء نے وہ علاج اختیار نہیں کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ قرآن کی تعلیم اور حدیث کی تعلیم جو ان امور کے متعلق ہے اس کو بار بار ذہن میں لایا جائے جسے مراقبہ کہتے ہیں۔ اور پھر بار بار لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ مگر ہمارے ہاں تو بجائے یہ کہنے کے کہ اخلاق کی درستی ہونی چاہئے بس یہی ہوتا ہے کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، یوں سجدہ کرو، یوں ڈھیلا استعمال کرو۔ کم سے کم سات دفعہ جب تک پتھر سے خاص خاص حرکات نہ کرو تمہارا ڈھیلے کا فعل درست ہی نہیں ہوسکتا۔ غرض یا قشر پر زور دیا جاتا ہے یا رسم پر زور دیا جاتا ہے اور جو اصل سبق ان احکام کے پیچھے ہے اسے بالکل نظرانداز کیا جاتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 24 صفحہ 515)

احباب جماعت کو مراقبہ کی نصیحت کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:

تمہیں ہر روز کچھ وقت خاموشی کے ساتھ ذکر الٰہی یا مراقبے کیلئے خرچ کرنے کی عادت بھی ڈالنی چاہئے۔ ذکر الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ علاوہ نمازوں وغیرہ کے روزانہ تھوڑا سا وقت خواہ وہ ابتداء میں پانچ منٹ ہی ہو اپنے لئے مقرر کرلیا جائے جبکہ تنہائی میں خاموش بیٹھ کر تسبیح وتحمید کی جائے۔ مثلاً سُبۡحَانَ اللّٰہ، اَلۡحَمۡدُلِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اور اسی طرح دیگر صفات الٰہیہ کا ورد کیا جائے اور ان پر غور کیا جائے۔

مراقبے کے یہ معنے ہیں کہ روزانہ کچھ دیر خلوت میں بیٹھ کر انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ اس سے کون کونسی غلطیاں سرزد ہوگئی ہیں۔ آیا وہ انہیں دُور کرسکتا ہے یا نہیں۔ اگر کرسکتا ہے تو اب تک کیوں نہیں کیں۔ اگر دُور نہیں کرسکتا تو اس کی کیا وجوہ ہیں اور کیا علاج ہوسکتا ہے۔ پھر اس کے آگے وہ سوچ سکتا ہے کہ اس کے عزیزوں اور ہمسایوں کی اصلاح کی کیا صورت ہے۔ تبلیغ کے کیا مؤثر ذرائع ہیں۔ کیا رکاوٹیں ہیں اور انہیں کس طرح دُور کیا جاسکتا ہے۔ اس قسم کے محاسبہ کا جو نتیجہ نکلے اسے ڈائری کے رنگ میں لکھ لیا جائے اور پھر اسی سلسلے کو وسیع کرنے کی کوشش کی جائے۔

اگر اس رنگ میں ذکرِ الٰہی اور مراقبہ کی عادت ڈالی جائے تو یقیناً اس سے روحانیت ترقی کرے گی، عقل تیز ہوگی اور امام وقت کی ہدایات و تقاریر پر زیادہ غور و تدبر کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق مل جائے گی۔ ایسا شخص آہستہ آہستہ ایک حد تک دنیا کیلئے ایک روحانی ڈاکٹر اور مصلح بن جائے گا۔

(انوار العلوم جلد 23 صفحہ 61-62)

حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متبعین کیلئے مراقبہ کا حقیقی طریق اور اس کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آپ اپنے سارے جسم وجان روح ورواں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہوجاویں۔ پھر خدا تعالیٰ خود بخود تم سب کا حافظ وناصرمعین وکارساز ہوجاوے گا۔ چاہئے کہ انسان کے تمام قویٰ آنکھ، کان، دل، دماغ، دست وپا جملہ متمسک باللہ ہوجاویں۔ ان میں کسی قسم کا اختلاف نہ رہے اسی میں تمام کامیابیاں ونصرتیں ہیں یہی اصل مراقبہ ہے اسی سے حرارت قلبی وروحانیت پیدا ہوتی ہے اور اسی کی بدولت ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 320 ایڈیشن 2016ء)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیا کہ اگر ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جائے تو کیا نماز کیلئے دوبارہ وضوء کرنے سے پہلے استنجا کرنا ضروری ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 22 جولائی 2021ء میں اس مسئلہ کا درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

جواب: حضور ﷺ کے اسوہ سے یا جہاں حضور ﷺ نے وضوء کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں، ان میں کہیں پر بھی وضوء سے پہلے استنجا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ اس لئے صرف ہوا خارج ہونے سے وضوء ٹوٹنے پر نماز کیلئے دوبارہ وضوء کرتے وقت وضوء سے پہلے استنجا کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر اخراج ریح کے ساتھ غلاظت یا پیشاب بھی نکل جائے تو پھر وضوء سے پہلے استنجاء کرنا ضروری ہے تا کہ اخراج ریح کے ساتھ جو گندگی نکلی ہے پہلے اسے دھویا جاسکے۔ ورنہ ایک دفعہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر استنجاء کرکے جب وضوء کرلیا جائے تو اس کے بعد صرف ہوا کے خارج ہونے پر وضو تازہ کرتے وقت استنجاء کرنا ضروری نہیں۔

سوال: ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ قرآن کریم کی آیت وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ میں کونسی عورتیں مراد ہیں اور کیا ان کے خاوندوں کے ہوتے ہوئے بھی ان سے شادی ہوسکتی ہے، یا یہ آیت مخصوص زمانہ کیلئے تھی اور کیا اب یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 22 جولائی 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل اصولی ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ مربی بھی ہیں اور آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہوسکتی۔ آپ کے سوال سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا اور نہ ہی حضرت مصلح موعودؓ کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور نہ ہی آپ خلفاء احمدیت کے خطبات وخطابات سنتے ہیں، بلکہ آپ کو تو جماعت کے بنیادی عقائد کا بھی علم نہیں جو آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا قرآن کریم کی یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے؟ کیونکہ جماعت احمدیہ کا بنیادی عقیدہ ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا ایسا کلام ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا تعالیٰ نے لے رکھی ہے اور اس کی بسم اللہ کی ''ب'' سے والناس کی ''س'' تک ساری عبارت خدا تعالیٰ کے اذن کے تحت محفوظ اور غیر مبدل ہے اور اس کا ایک نقطہ بلکہ ایک شوشہ بھی قابل منسوخ نہیں اور جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم قابل عمل تھا، اب بھی اسی طرح قابل عمل ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک اسی طرح قابل عمل رہے گا۔

ہاں یہ بات درست ہے کہ قرآن کریم کے بعض احکام بعض مخصوص حالات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں جب وہ حالات تھے تو یہ احکام ان پر لاگو ہوتے تھے، آئندہ کسی زمانہ میں اگر ویسے ہی حالات دوبارہ پیدا ہوتے ہیں تو پھر ان احکامات کا ان حالات پر نفاذ ہوگا۔ اس آیت میں بیان لونڈیوں کے متعلق احکامات بھی اسی قسم کے حالات کے ساتھ مخصوص ہیں۔

ایک مربی کا صرف یہ کام نہیں کہ وہ صرف سوال کرکے اپنے مسائل حل کرلے۔ یا کوئی بات معلوم کرنے کیلئے صرف Google Search کا سہارا لے۔ بلکہ ایک مربی کو خود تحقیق کرکے اپنے علم میں اضافہ کرنے کی عادت ہونی چاہئے اور اس کا علم پختہ اور گہرا ہونا چاہئے۔ اس کی علمی اور جماعتی کتب کے مطالعہ پر گہری نظر ہونی چاہئے، اسے سوچنے اور غور کرکے نئے نئے علمی نکات نکالنے کی عادت ہونی چاہئے۔

باقی جہاں تک مذکورہ بالا آیت میں بیان عورتوں سے متعلق سوال ہے تو اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جبکہ دشمنانِ اسلام مسلمانوں کو طرح طرح کے ظلموں کا نشانہ بناتے تھے اور اگر کسی غریب مظلوم مسلمان کی عورت ان کے ہاتھ آجاتی تو وہ اسے لونڈی کے طور پر اپنی عورتوں میں داخل کرلیتے تھے۔ چنانچہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا (الشوریٰ: 41) کی قرآنی تعلیم کے مطابق دشمن اسلام کی ایسی عورتیں جو اسلام پر حملہ کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی مدد کیلئے آتی تھیں اور اُس زمانہ کے رواج کے مطابق جنگ میں بطور لونڈی کے قید کر لی جاتی تھیں اور پھر دشمن کی یہ عورتیں تاوان کی ادائیگی یا مکاتبت کے طریق کو اختیار کرکے جب آزادی بھی حاصل نہیں کرتی تھیں تو چونکہ اس زمانہ میں ایسے جنگی قیدیوں کو رکھنے کیلئے کوئی شاہی جیل خانے وغیرہ نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے انہیں مجاہدین لشکر میں تقسیم کردیا جاتا تھا اور یہ مجاہدین جب اپنے حصہ میں آنے والی ایسی لونڈیوں کی جہاں رہائش، خوراک اور لباس وغیرہ کی ضروریات پوری کرتے تھے تو بدلے میں اس زمانہ کے دستور کے مطابق ان مجاہدین کو ان عورتوں سے فائدہ اٹھانے کا بھی پورا پورا حق ہوتا تھا جس میں ان کے ساتھ جسمانی تعلق استوار کرنا بھی شامل تھا۔ پس اس آیت میں دشمن کی اسی قسم کی عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر وہ مذکورہ بالا حالات میں مسلمانوں کے قبضہ میں آتی ہیں تو قطع نظر اس کے کہ وہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ، لونڈی کی حیثیت میں ان کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی اجازت ہے۔

یہاں پر میں یہ بھی واضح کردوں کہ قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں میرا موقف ہے کہ ایسی عورتوں سے ایک قسم کے نکاح کے بعد ہی ازدواجی تعلقات قائم ہوسکتے تھے۔ لیکن اس نکاح کیلئے اس لونڈی کی رضامندی ضروری نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی اس نکاح کیلئے اسلامی دستور کے مطابق ولی کی رضامندی ضروری ہوتی تھی، بلکہ جس طرح بہت سے قبائل اور معاشروں میں یہ طریق رائج رہا اور اب بھی بعض ممالک میں یہ طریق موجود ہے کہ معاشرہ میں صرف یہ بتادیا جاتا ہے کہ ہم میاں بیوی ہیں اور یہی ایک قسم کا اعلان نکاح ہوتا ہے، اسی طرح مذکورہ بالا قسم کی لونڈیوں کا جنگ کے بعد مال غنیمت کی تقسیم میں کسی مجاہد کے حصہ میں آنا ان دونوں کا ایک طرح کا اعلان نکاح ہی ہوتا تھا۔ ایسی لونڈی سے اس قسم کے نکاح کے نتیجہ میں مرد کیلئے چار شادیوں تک کی اجازت پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا یعنی ایک مرد چار شادیوں کے بعد بھی مذکورہ قسم کی لونڈی سے ازدواجی تعلقات قائم کرسکتا تھا۔ البتہ اگر اس لونڈی کے ہاں بچہ پیدا ہوجاتا تھا تو وہ ام الولد کے طور پر آزاد ہوجاتی تھی۔

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

8/ اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ

قسط 13

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

• صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ امریکہ کے اس سفر کے دوران دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے روزانہ بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعے خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ یہاں امریکہ کے احباب کی طرف سے بھی خطوط اور مختلف شعبوں کی رپورٹس حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتی ہیں۔حضور انور ان خطوط کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر تیس منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز ظہروعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں کھانا پکانے والی ٹیم کے ممبران سے گفتگو فرمائی۔

ضیافت ٹیم کے ممبران کچن کے باہر کھڑے تھے۔ممبران نے عرض کیا کہ ہم کل یہاں سے اپنا سارا کام سمیٹ کر میری لینڈ جا رہے ہیں۔حضور نے فرمایا وہاں بیت الرحمٰن میں آپ کی ٹیم سارا کام سنبھالے گی۔جس پر سب ممبران نے عرض کیا کہ ان شاء اللہ۔ ہم سب وہاں سارا کام سنبھالیں گے اور کل ہم مسجد بیت الرحمٰن پہنچ جائیں گے اور حضور انور کے دورہ کے آخر تک یہ ذمہ داری ادا کریں گے۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الاکرام ڈیلس کی افتتاحی تقریب سے قبل مہمانوں سے ملاقات

• پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاکرام کی لابی میں تشریف لے آئے۔

• آج ''مسجد بیت الاکرام'' ڈیلس کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے بعض شخصیات کا تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔جس کا انتظام مسجد کی لابی (Lobby) میں کیا گیا تھا۔

• سب سے قبل آنریبل **Micheal McCaul** یو ایس کانگریس مین نے حضور انور سے ملاقات کی۔موصوف اس وقت Ranking Memmber of the House Foreign Affairs Commitee ہیں۔

• کانگریس مین نے حضور انور سے کہا کہ آپ کا دنیا بھر میں امن اور محبت پھیلانے کا پیغام مجھے بہت پسند ہے اور میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کاش! یہ لوگ سمجھ جاتے۔ پیغام اچھا ہے لیکن لوگ اسے سمجھنے یا اس پر عمل کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس پیغام کو کیسے پہنچا سکتے ہیں۔

کانگریس مین McCaul نے کہا کہ پوری امریکی کانگریس آپ کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہے میں Counter-Terrorism پر اسپیکر تھا۔ ہوم لینڈ سیکورٹی کا چیئرمین تھا اور Foreign Affairs کی کمیٹی کا آنے والا چیئرمین ہوں اور مجھے لوگوں سے مل کر دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا کیا مشن ہے۔ ہم Extremism کے خلاف آپ کی جدوجہد میں آپ کی حمایت کرتے ہیں۔

کانگریس مین McCaul کے پاکستان اور افغانستان حکومت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب سے امریکی افواج افغانستان سے نکلی ہے۔ وہاں افراتفری ہے۔ وہاں حکومت نہیں ہے۔ وہاں انتہا پسندی ہے۔ ملک دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے قبضے میں ہے۔ اب وہ اس پیغام کو پاکستان تک لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیاستدان بھی ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف انتہا پسندی کو استعمال کر رہے ہیں۔ اگر آپ اس خطے میں امن چاہتے ہیں تو بڑی طاقتیں آگے بڑھیں۔

• اس پر کانگریس مین نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ مسلمان دنیا میں انتہا پسندی کے خلاف واحد رہنما ہیں۔

• اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک دین اسلام کا تعلق ہے تو اسلام کی تعلیمات نے ہمیں یہ کبھی نہیں سکھایا کہ اسلام میں انتہاپسندی کی کوئی جگہ ہے۔ یہ سب مولویوں اور ملاؤں کا غلط تصور ہے۔

• کانگریس مین McCaul نے کہا کہ میں احمدیہ کاکس (caucus) کے چیئرمین کی حیثیت سے قیادت کروں گا۔ میں آپ کے لئے کانگریس کی حمایت کے لیے تمام کانگریسیوں کی حمایت کروں گا۔ جس پیغام کے لئے آپ کھڑے ہیں تا کہ ایک دن شاید آپ اپنے وطن واپس آ سکیں۔

• بعد ازاں موصوف نے کہا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' پڑھ رہے ہیں اور ان کو کافی دلچسپ لگی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات امن و محبت اور ہم آہنگی کی تھیں۔ یہ باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی بنیاد ہیں۔ احمدیہ جماعت کے بانی نے بھی یہی دعویٰ کیا ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر آئے ہیں۔ وہ وہی پیغام لائے ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ آپ علیہ السلام کی ذات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ہوچکی ہے۔ پھر کتاب کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ گئے اور پھر ہندوستان ہجرت کر گئے اور اب کافی تعداد میں ایسے مؤرخین ہیں جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے ہی ہوا ہے۔

• آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ آپ کو انسانیت کی تعلیمات کا احترام کرنا چاہیے اور اس طرح ہر ایک کا حق ادا کر کے ہم اس دنیا میں خوش اسلوبی سے رہ سکتے ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہی کہا ہے کہ یہ میرا پیغام ہے کہ آپ کا کوئی بھی مذہب ہو لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ اپنے خالق کا حق ادا کریں۔ بس یہ ہے مسیح موسیٰ علیہ السلام کا پیغام اور یہ ہے مسیح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام۔

• کانگریس مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب اپنے ساتھ لائے تھے اور حضور انور سے کتاب پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ جس پر حضور نے کتاب پر دستخط فرمائے۔ بعد ازاں موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

تیرہ سرکردہ افراد سے اجتماعی ملاقات

• اس کے بعد پروگرام کے مطابق درج ذیل 13 سرکردہ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی طور پر ملاقات کی۔

• اس ملاقات میں کانگریس مین Micheal McCaul بھی شامل تھے۔

• Mr.Carl Clemenncich سٹی کونسل مین (Allen) ڈیلس۔

• Dr.Robert Hunt ڈائرکٹر آف گلوبل ٹیکنالوجی ایجوکیشن Southern Methodist University

• Mr.Paul Voekler میئر رچرڈسن ٹیکساس (موصوف بیت الاکرام کے سنگ بنیاد کی تقریب میں بھی شامل ہوئے تھے۔)

• Mr. Sandeep Srivastaya (موصوف کانگریس کے Candidate ہیں)

• Mr. Kurt Werthmuller (موصوف یو نائیٹڈ سٹیٹس کمشن آن انٹرنیشنل ریلیجیئس فریڈم کے سپروائزری پالیسی Analyst ہیں۔)

• Mr.Brain Harvey (چیف آف پولیس Allen ٹیکساس)

- Mr.Salman Bhojani

(پاکستانی امریکن Corporate Lawyer)

(موصوف سٹی کونسل Euless کے سابق میئر بھی رہے ہیں۔)

- Mr.Craig Hill.Dean of Perkins

School of Theology(Methodist University)

- Mr.Azfar Moin

(Dean-Department of Religious Studies)

(یونیورسٹی آف ٹیکساس)

- Dr.Basheer Ahmad مسلم سائکاٹرسٹ
- Nicole Collier سٹیٹ کانگریس وومین
- Marry McDermott

(Prominent Figure in Dallas)

مسجد بیت الاکرام کے ساتھ جوملحقہ وسیع وعریض زمین ہے یہ خاتون اس کی مالک ہے۔ اس نے اپنی یہ زمین جماعت کو ان دنوں پارکنگ کے لیے دی ہوئی ہے۔

- اس اجتماعی ملاقات کے دوران خاتون McDermott نے کہا کہ میں نے آپ کی کمیونٹی کو اپنی ساتھ والی زمین پارکنگ کے لیے دی ہوئی ہے۔ کمیونٹی کے لئے لوگ زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کے لئے میرے بہت شکر گزار ہیں اور مجھ پر مہربان ہیں۔
- حضور انور نے فرمایا: اس علاقے میں آپ کی کتنی زمین ہے۔

اس پر موصوفہ نے بتایا کہ اب 400ایکڑ ہے اور میں اس پر کاشت بھی کرتی ہوں۔ یہ زمین مجھے والدہ سے ملی ہے۔ والدہ کی وصیت تھی کہ ایک سوبیس ایکڑ شہر کی انتظامیہ کو پارک وغیر بنانے کے لیے دے دوں۔ چنانچہ اب باقی 400 ایکڑ میرے پاس ہے۔ اس پر احباب جماعت کے لوگ اپنی گاڑیاں پارک کر رہے ہیں۔

- ایک مہمان نے سوال کیا کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف مظالم ہو رہے ہیں۔ تو آپ احمدیوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے انہیں کیا ہدایت، پیغام دیتے ہیں۔
- اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ پختہ، مضبوط ایمان رکھتے ہیں تو ثابت قدم رہیں گے۔ اگر آپ ابتدائی اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ مکہ میں ابتدائی مسلمانوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ ان مظالم پر ثابت قدم رہے۔ بس آج بھی اسی ظلم وستم کے باوجود اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ صحیح طریق پر ہیں اور آپ حق پر ہیں تو آپ پھر ثابت قدم رہیں گے۔
- حضور انور نے فرمایا: چند لوگ ہوتے ہیں، ایک فیصد سے بھی کم جو یہ مظالم برداشت نہیں کرتے اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ ہمارے احمدیوں کوشہید کیا گیا، جیلوں میں ڈالا گیا، مارا پیٹا گیا، ان کی زندگی کو ان کے لئے مشکل بنا دیا گیا، لیکن وہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں اور survive کر رہے ہیں۔
- ایک مہمان Sandeep Srivastaya صاحب نے عرض کیا کہ وہ لکھنؤ انڈیا سے ہیں اور یہاں ٹیکساس ڈسٹرکٹ 3 سے کانگریس کے Candidate ہیں۔

- حضور انور نے فرمایا: آپ امید رکھتے ہیں کہ جیت جائیں گے۔

اس پر موصوف نے کہا کہ حضور کی دعائیں مل جائیں تو جیت جائیں گے۔

- چیف آف پولیس Brain Harvey کا حضور انور نے شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ کی کمانڈ میں پولیس بہت تعاون کر رہی ہے۔
- ایک مہمان اظفر معین صاحب جو ٹیکساس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں کہنے لگے کہ میں صوفی ازم کے بارے میں پڑھاتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تو آپ احمدیہ لٹریچر بھی پڑھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ اس بارہ میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔

- ایک مہمان ڈاکٹر بشیر احمد نے عرض کیا کہ میں نے Intra- Faith آرگنائزیشن بنائی ہے جس میں احمدی، سنی، شیعہ اور دوسرے فرقوں کے نمائندے بھی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اصل یہ ہے کہ مختلف مذاہب، کمیونٹیز آپس میں ایک دوسرے کا احترام کریں، آپس میں بات چیت کریں، امن سے رہیں اور آپس میں ہم آہنگی پیدا کریں۔

- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اپنی تصنیف کردہ دو کتب ساتھ لائے تھے۔

ایک انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیش کی اور دوسری کتاب اپنے پاس رکھنے کے لئے حضور انور کے دستخط کروائے۔

- یہ اجتماعی ملاقات چھ بج کر کر دس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں تمام مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ تصویر بنوائی۔

افتتاحی تقریب

- بعد ازاں چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج اس تقریب میں مختلف جماعتوں اور ممالک سے آنے والے جماعتیں، عہدے دار اور نمائندوں کے علاوہ 140 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔
- ان مہمانوں میں وہ تمام مہمان بھی شامل تھے جنہوں نے اس تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ انفرادی طور پر اور گروپ کی صورت میں ملاقات کی تھی۔
- علاوہ ازیں اس تقریب میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، انجینئر، سکیورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔
- پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سیّد لبیب جنود صاحب نے کی۔

بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم نعیم صاحب نے پیش کیا۔

- اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب (نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ یو ایس اے) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔
- **اس کے بعد Allen شہر کی سٹی کونسل کے ممبر آنریبل Carl Clemenncich نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:**

آج مسجد بیت الاکرام کے افتتاح کی تاریخی تقریب میں شامل ہونا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ مسجد ایلن شہر Hedgcoxe Road پر واقع ہے۔ میں میئر اور Allan شہر کی تمام سٹی کونسل کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اس زبردست کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کے ممبران اور باقی دوسرے احباب جو آج کے پروگرام میں شامل ہیں سب ہی بہت خوش قسمت ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ خود اس تقریب میں شامل ہونے کے لیے امریکہ تشریف لائے ہیں۔ Allen شہر کے لیے یہ ایک خاص لمحہ ہے کہ بڑھتی آبادی کے ساتھ ساتھ اس شہر کی کثیر الجہتی میں بھی اضافہ ہوا ہے اور جماعت احمدیہ کا بھی اس میں خاص کردار رہا ہے۔ جہاں تقریباً دو دہائیوں سے جماعت احمدیہ موجود ہے ہماری کمیونٹی کا ایک بنیادی حصہ بن چکی ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہیں جیسے غرباء کے لئے کھانا تقسیم کرنا، ضرورت مندوں کے لیے کپڑے جمع کرنا اور بہت سے دیگر مواقع پر اس علاقے کے ضرورت مند رہائشیوں کی مدد کرنا شامل ہے۔ ان تمام خدمات کے پیچھے حضور انور کی قیادت ہے۔ اس لیے ہم بہت شکر گزار ہیں کہ آپ کے خلیفہ اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کے لیے Allen کے شہر میں تشریف لائے ہیں۔

حضور کا امن، انصاف اور انسانیت کی خدمت کا پیغام جو آپ تمام دنیا کو دیتے ہیں اس کی اس شہر میں بھی ضرورت ہے۔ یہاں اہل شہر کی خوش قسمتی ہے کہ ایک امن پسند اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی

کمیونٹی نے اس شہر کو اپنایا اور اس شہر میں یہ خوبصورت مسجد بنائی۔ میری خواہش ہے کہ میری یہ مسجد نہ صرف اس شہر کے لیے بلکہ اس تمام علاقہ کے لئے ایک امید کی کرن ثابت ہو۔

امید ہے کہ یہ مسجد اس شہر میں اور اس علاقہ میں ہمارے باہمی تعلقات مضبوط کرنے اور امن قائم کرنے کے لیے ایک مثبت کردار ادا کرے گی۔

آخر میں انہوں نے میلان شہر کی کونسل کی طرف سے **حضور انور کی خدمت میں اس شہر کی چابی پیش کی۔**

• **اس کے بعد پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ ہنٹ (Dr.Robert Hunt) جو کہ Southern Methodist Universities, Perkins School of Theology میں گلوبل تھیولوجیکل (Global Theological) شعبہ کے ڈاکٹر ہیں، نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا:**

میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے Methodist University سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو آج کے تاریخی پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی۔ یہ میرے لئے بہت فخر کی بات ہے کہ میں آج جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی بیعت میں ہوں۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب دو خوبیوں کو فروغ دینے کے لیے وقف ہیں جس میں پہلی مذہبی آزادی اور دوسری بین المذاہب مکالمہ مخاطبہ ہیں۔ ان دونوں خوبیوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ مذاہب کے اندر اگر باہمی افہام وتفہیم نہ ہو اور باہمی احترام نہ ہو تو تفرقہ کی آواز کو تقویت ملتی ہے اور میں یہ بات کرتا ہوں کہ میری آدھی بالغ زندگی ایسے ممالک میں گزری ہے جہاں میں خود مذہبی اقلیت میں تھا۔

یہاں امریکہ میں جہاں ہمیں آئین میں مذہبی آزادی دی گئی ہے، ہم پر لازم ہے کہ نہ صرف مذہبی کمیونٹیز کے لیے بلکہ ہر شخص کے لئے یہ آزادی برقرار رکھیں۔ اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مغربی حکومتیں جو کہ مذہب سے منسلک نہیں ہوتیں اس لیے مذہبی آزادی کو دباتی ہیں۔ مگر یہ بات کسی صورت درست نہیں۔ مذہبی آزادی کے سب سے بڑے دشمن کسی مذہب کے گمراہ پیروکار ہوتے ہیں۔ مذہبی آزادی کے سب سے بڑے دشمن وہ جنون پسند پیروکار ہوتے ہیں جو فرقہ واریت کو فروغ دیتے ہیں۔ لہٰذا چاہیے ہم فرقہ وارانہ حالات میں پھنسے ہوئے ہوں یا کسی خاص طبقہ کی سوچ کو بدلنے کی کوشش میں ہوں، یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو مذہبی آزادی میسر ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا اور اسی وجہ سے یہ جماعت مذہبی آزادی کی کاوشوں میں صفِ اول پر رہی۔ اور یہی چیز ہے کہ جب تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور کھلی ذہنیت کے ساتھ پیش نہ آئیں ہم تفرقہ بازی پر قابو نہیں پا سکتے اور ان منفی افکار کو معاشرے سے ختم نہیں کر سکتے۔ ہمیں ایک دوسرے کی مذہبی آزادی اور وقار کا خیال کرنا پڑے گا ورنہ ہر شخص اس مذہبی آزادی کو کھو دے گا۔ مجھے امید ہے کہ حضور کا یہاں تشریف لانا اور اس مسجد کا بننا ہماری حوصلہ افزائی کرے گا تا کہ ہم باہمی بات چیت کے ذریعہ ایک امن پسند اور معاشرے کے حصول کے لیے اپنی کاوشوں کو اور بھی تیز کر دیں۔

• **اس کے بعد Republican کانگریس مین آنریبل Micheal McCaul نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:**

آج میرے لیے یہاں آنا بڑے فخر کی بات ہے۔ دنیا کے تین مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنی تاریخ جوڑتے ہیں۔ آج میں حضور سے دوسری دفعہ ملا ہوں اور یقین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وابستہ یہ تینوں مذاہب امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اس بات کا تجربہ جماعت احمدیہ سے زیادہ کس کو ہوسکتا ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جو پاکستان میں ظلم کا نشانہ بنائی جارہی ہے اور اسی وجہ سے حضور لندن میں مقیم ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر ہنٹ نے بڑی وضاحت سے بیان کیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے مذہبی آزادی کے حق میں آواز بلند کی۔

• موصوف نے اس مسجد پر مبارک باد دی اور کہا: مجھے حضور انور کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی تعلیم، نئے عہد نامہ اور انجیل کے بارے میں بات کرنے کا موقع ملا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم جماعت احمدیہ سے امن، رحم دلی اور محبت کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میری پرورش بطور کیتھولک ہوئی ہے۔ میں اب امریکی کانگریس میں احمدیہ کاکس (ahmadiyya Cacus) کا چیئرمین ہوں۔ اس کاکس میں دونوں پارٹیوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ممبران شامل ہیں۔ میں آج جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ کو Texas, Illinois اور Mary Land میں خوش آمدید کہتا ہوں اور خاص طور پر دنیا میں امن پھیلانے اور قومی اتحاد قائم کرنے، عدم تشدد، انتہا پسندی کے خاتمہ، اقتصادی مساوات، عالمی انسانی حقوق کے لئے اور عالمی مذہبی آزادی کے لئے آپ کی کوششوں کو سراہتا ہوں۔

قیامِ امن کے حوالے سے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا شمار صفِ اول کے رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے خطبات، تقاریر، کتب اور اپنی ذاتی ملاقات کے ذریعہ امن کو فروغ دیتے ہیں اور مسلسل انسانیت کی خدمت اور انسانی حقوق، امن اور معاشرے میں انصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ جبکہ جماعت احمدیہ کو بار بار مشکلات، امتیازی سلوک اور ظلم وستم اور تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 28/ مئی 2010ء کو 88 احمدی مسلمانوں کو پاکستان کی دو مساجد میں دردناک طریقے سے دہشت گردوں نے قتل کیا اور متعدد احمدی مسلمانوں کو ٹارگٹ کر کے قتل کیا گیا۔ اس ظلم وستم کی جاری داستان کے باوجود حضور نے دوسروں سے انتقامی تشدد کرنے سے منع فرمایا جو کہ ایک بہت ہی عظیم عمل ہے۔

حضور نے مذہبی آزادی پر زور دیا جو اسلامی تعلیم پر مبنی ہے اور امریکہ کے قوانین میں بھی شامل ہے۔ آپ نے اس دورہ میں زائن میں پہلی مسجد کا افتتاح کیا اور آج یہاں Allen میں بھی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ حضور نے اپنے دنیا بھر کے دوروں میں انسانیت کی خدمت کے جذبہ کو فروغ دیا ہے اور اس ضمن میں مختلف ممالک کے صدران، وزیر اعظم، ارکان پارلیمنٹ، مذہبی رہنماؤں سے ملے ہیں۔ آپ نے بار بار دنیا کے رہنماؤں کو سمجھایا کہ حقیقی اور دیرپا امن کے لیے انصاف ضروری ہوگا۔

حضور نے دنیا کی بہت سی مظلوم قوموں کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ آپ 2008ء، 2012ء، 2013ء اور 2018ء میں امریکہ تشریف لائے۔ آپ نے 27/ جون 2012ء کو یو ایس کیپیٹل کی Raven House Building میں دونوں پارٹیوں کی طرف سے منعقدہ ایک استقبالیہ میں خطاب فرمایا۔ جس میں امن کے راستے اور بین الاقوامی منصفانہ تعلقات پر بات کی۔ ہماری خواہش ہے آپ دوبارہ ہمارے دارالحکومت میں آکر خطاب فرمائیں۔ آپ نے 2020ء میں یوکے کی ایک Ministerial Conference میں خطاب فرمایا جس کا موضوع ''آزادی مذہب'' تھا۔ آپ نے 2022ء میں واشنگٹن میں ہونے والے عالمی مذہبی Summit کے لئے بھی ایک خصوصی پیغام بھیجا۔ ہم آپ کی انفرادی اور بین الاقوامی امن کے قیام کے لیے انتھک کوششوں کو سراہتے ہیں اور آپ کی شدت پسندی اور دہشت گردی کی پرزور مذمت کرنے پر سلام پیش کرتے ہیں اور آخر میں ہم آپ کی ان کاوشوں کو سراہتے ہیں جن میں آپ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کی رہنمائی فرمائی کہ تمام ظلم و جبر کے باوجود انتقام نہیں لینا۔

حضور آپ کا بہت شکریہ۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

• **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر 43 منٹ پر حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔**

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بسم اللہ الرّحمن الرّحیم کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

• **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں سب سے پہلے اس موقع پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی اور آج ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ یہ ہماری نئی مسجد جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، افتتاح کے موقع پر استقبالیہ کی تقریب ہے۔ یہ ایک خالصتاً مذہبی تقریب ہے، جس کی میزبانی ایک اسلامی کمیونٹی کر رہی ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ میں سے زیادہ تر مسلمان نہیں ہیں یا جماعت احمدیہ مسلمہ کے ممبر نہیں ہیں آپ کی اس تقریب میں شمولیت آپ کی سادہ دلی، مہربانی اور بردباری کی عکاسی کرتی ہے اور اس وجہ سے میں آپ کو قابل تعریف سمجھتا ہوں۔

• **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تعریف کے یہ الفاظ محض مہذب دکھنے کی کوشش نہیں بلکہ دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں اور درحقیقت میرا فرض ہے کہ میں آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص دوسروں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتا''۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بنانے کی توفیق اور وسائل عطا فرمائے ہیں۔ اس لیے ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور درحقیقت اللہ کا شکر ادا کرنا اسی وقت ممکن ہے جب ہم اس کی مخلوق کے بھی شکر گزار ہوں۔ لہٰذا بحیثیت مسلمان آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اور آپ کی عزت افزائی کرنا میرا ایک مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اسی طرح میں

ان تمام لوگوں کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی طرح بھی اس پروجیکٹ میں مدد کی۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہماری جماعت کی طرف سے تعمیر کردہ تمام مساجد کے بنیادی مقاصد ہمیشہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔سب سے پہلے تو ہماری مساجد ہمارے احباب کے لیے ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا فریضہ ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ دوسرا ہماری مساجد ہمیں خدا کی مخلوق کی خدمت کرنے اور اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کرنے کی توفیق دیتی ہیں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ انتہائی دکھ اور افسوس کا باعث ہے کہ بہت سے لوگ اسلام کو ایک انتہا پسند اور تنگ نظر مذہب سمجھتے ہیں۔ممکن ہے کہ اس شہر کے بھی بعض مقامی لوگ اس مسجد کے بننے سے خائف ہوں یا خدشات رکھتے ہوں۔ جیسا کہ بعض دیگر مقامات پر یہاں ہم نے مساجد تعمیر کیں ہیں وہاں کے بعض مقامی افراد نے اپنے خدشات یا تحفظات کا اظہار کیا کہ نئ مساجد اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ، ان کے قصبے یا شہر کے امن و سلامتی کو شاید نقصان پہنچائے۔ اگر کسی کو اس قسم کے خدشات لاحق ہوں تو میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایک مخلص مسلمان جو اسلام کی تعلیمات کو سمجھتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے وہ کبھی بھی ایسا کام نہیں کرسکتا جس سے اسلام کا غلط تصور پیش ہو یا بدنامی کا باعث ہو اور نہ کبھی وہ غیر مسلموں کے لیے تکلیف یا پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔ پس میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ یہ مسجد آپ کے لئے یا دوسرے شہریوں کے لئے کبھی بھی کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی کا باعث نہیں بنے گی۔ یہ مسجد معاشرے میں انتشار کے بیج بونے کے بجائے معاشرے کی بہتری کے لیے مقناطیسی قوت کا کام کرے گی۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس مسجد کی اصل غرض اور مقصد ہر قسم کے مذہب اور عقیدہ کے لوگوں کے درمیان محبت اور احترام کو فروغ دینا اور دائمی امن کا ذریعہ بننا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ہمیشہ یہی مقاصد رہیں گے۔ ہمارا یہ عزم صرف اسی جگہ کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی حصے میں جہاں بھی اور جب بھی ہم مسجد بنائیں گے ہمارا یہی عزم ہوگا۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مکہ میں اللہ کا مقدس گھر خانہ کعبہ تمام مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ قابل احترام اور معزز عبادت گاہ ہے۔ درحقیقت دنیا بھر کے تمام مسلمان عبادات بجالانے اور نماز ادا کرنے کیلئے کعبہ کی طرف ہی اپنا رخ کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھی گئی تا کہ زندگی کے تمام شعبوں اور اقوام تک امن اور سلامتی کا عالمگیر پیغام پہنچایا جاسکے۔مسجدیں جو کعبہ رخ بنائی گئی ہیں یہ صرف ظاہری طور پر کعبہ کی سمت کی پیروی کے لیے نہیں بنائی گئیں بلکہ ہر مسجد اور اس کے اندر عبادت کرنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے اغراض و مقاصد کو پورا کرے اور پوری دیانت داری سے ان کا عملی نمونہ پیش کرے۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** خانہ کعبہ اور اس کے ساتھ ہر مسجد کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی گھر بن جائیں جو کھلے دل کے مالک، رحم دل اور مہربان ہیں اور اپنے قول وفعل کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کے لیے امن و صلح اور خیرسگالی کا پیغام دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک، جو امت مسلمہ کی مقدس ترین کتاب ہے کہ سورۃ آل عمران کی آیت 98 میں خانہ کعبہ کے بارے میں فرماتا ہے کہ ’’اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے‘‘ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ محض خانہ کعبہ کی زیارت کرنا یا اس کے قرب و جوار میں نماز ادا کرنا انسان کو امن اور خوشحال زندگی کی ضمانت دے گا۔ درحقیقت یہ آیت بتاتی ہے کہ سچا مسلمان وہی ہے جو خانہ کعبہ کے اصل مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہمہ وقت اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دراصل یہ الفاظ اور جو اس میں داخل ہوا امن میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف اور تمام بنی نوع انسان کے لیے امن وسلامتی فراہم کرنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ اس طرح وہ نہ صرف خود امن پائیں گے بلکہ دوسروں کے امن کے بھی ضامن بن جائیں گے۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مخالفین اسلام کی طرف سے الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام ایک انتہاپسند مذہب ہے جو تشدد اور جنگ وجدل کو فروغ دیتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات مسلمانوں کو جنگ میں شامل ہونے یا طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتی۔سوائے ان انتہائی سخت حالات کے جہاں ان کے خلاف ناحق جنگ چھیڑ دی جائے اور کھلے عام اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی جائے۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسلام کے اوائل میں صورتحال اس قدر سنگین تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع اور عالمگیر مذہبی آزادی کو قائم کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کے لئے جنگ کی اجازت دی۔ ایسے حالات میں بھی اسلام نے جنگ کے سخت اصول و ضوابط وضع کیے۔جن کے مطابق ظلم کا جواب بھی اسی تناسب سے ہو جس قدر ظلم ہوا ہے اور قیام امن کا معمولی سے معمولی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ اسلام کے مطابق دفاعی جنگ کا مقصد کوئی انتقام یا بدلہ لینا نہیں بلکہ اس کا واحد مقصد ظلم و بربریت اور ناانصافی کا خاتمہ ہے۔ اللہ کا حکم ہے کہ جونہی ظلم وستم بند ہو تو جو بھی جنگی اقدامات لگائے گئے ہوں انہیں فوری روک دیا گیا جائے اور عدل و انصاف سے کام لیا جائے۔ پس جب ابتدائی مسلمانوں کو جو مسلسل ظلم وستم کا شکار تھے اپنے دفاع کی اجازت دی گئی وہ صرف اور صرف مذہبی آزادی کے سنہری اصول کو قائم کرنے کے لئے تھی۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 126 میں اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے اس مقدس گھر کو برائی سے بچنے کے لیے بطور پناہ گاہ اور بنی نوع انسان کو متحد کرنے کے لئے بطور امن و سلامتی کا مسکن بنایا ہے۔ یہ آیت مسلمانوں کو معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنے اور دوسروں کو امن و سلامتی فراہم کرنے کے فریضہ پر زور دیتی ہے۔

پس اگر کوئی شخص دوسروں کو امن پہنچانے کا ذریعہ بننے میں ناکام رہتا ہے تو وہ اپنے آپ کو سچا مسلمان نہیں کہہ سکتا۔قرآن پاک قیام امن کے حوالے سے سورۃ فرقان کی آیت 64 میں مسلمانوں کی اس بارے میں رہنمائی کرتا ہے کہ اگر جہلاء یا مخالفین ان کے ساتھ تمسخر کریں یا بدتمیزی سے پیش آئیں تو انہیں شدید ردعمل دکھانے کی بجائے کس قسم کا جواب دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ وہ اشتعال انگیزی کے وقت اپنا وقار قائم رکھیں، صبر سے کام لیں اور تم پر سلامتی ہو کہہ کر جواب دیں اور وہاں سے چلے جائیں۔قرآن کریم تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان جاہلیت اور اشتعال انگیزی کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر امن کا پیغام دیں اور ہر قسم کے لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مزید برآں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کا آغاز اسی اعلان سے کرتا ہے کہ وہ ہر رنگ ونسل اور ہر مذہب کے ماننے والوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ کسی خاص مذہب یا دور کے لوگوں کا رب نہیں بلکہ وہ ہر قوم ہر مذہب کے پیروکار اور ہر زمانے کے لوگوں کے لئے خالق ہے اور سب کی پرورش کرنے والا ہے۔ یہ الفاظ بے مثال خوبصورتی اور حکمت کے حامل ہیں جو عالمی انسانی مساوات کے اصولوں کو ایک ناقابل رد حق قرار دیتے ہیں اور یہ واضح کرتے ہیں کہ اللہ کے انعامات اور احسانات کسی خاص رنگ ونسل تک محدود نہیں بلکہ یہ نعمتیں بلاامتیاز ہر ایک پر نازل کی گئی ہیں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ جو مسلمانوں کا معبود ہے، جب تمام انسانوں کو چاہیے وہ عیسائی ہوں، یہودی ہوں،

ہندو ہوں، سکھ ہوں یا کوئی دوسرا مذہب رکھتے ہوں یا لا دین ہوں، کا رب ہے تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی مسلمان دوسروں کے لیے تکلیف یا مصیبت کا موجب بن جائے؟ بلکہ ایک سچے مسلمان کی ہمیشہ یہ خواہش ہوگی کہ وہ انسانیت کو دکھ یا تکلیف پہنچانے کے بجائے آرام وسکون پہنچائے اور لوگوں کے مابین محبت اور اخوت قائم کرے اور امن کے قیام کا ذریعہ بنے۔ پس انسانی ہمدردی کی اس روح اور اس ایمان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے ہم مساجد کی تعمیر کرتے ہیں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم نہ صرف اس کی عبادت کرنا ضروری سمجھتے ہیں بلکہ بلا امتیاز رنگ ونسل تمام بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ مساجد تعمیر کرنے کے علاوہ اپنے دین پر ہی عمل کرتے ہوئے ہم انتہائی پسماندہ ممالک اور علاقوں میں مختلف فلاحی منصوبے ہسپتال اور میڈیکل کلینکس بھی تعمیر کرتے ہیں اور ایسے افراد کو جو علاج کروانے کے متحمل نہیں ہوسکتے انہیں طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم دنیا کے غریب علاقوں میں اسکول کھول دیتے ہیں تا کہ وہاں کے مقامی بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ ہماری یہی آرزو اور دعا ہے کہ وہ بچے جو ہمارے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے وہ تعلیم کے ذریعے غربت کی اُن زنجیروں سے آزادی حاصل کریں جن میں ان کے خاندان کئی نسلوں سے جکڑے ہوئے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہ وہ اس تعلیم کے ذریعے اپنی قوموں اور لوکل کمیونٹی کی بھی ترقی اور خوشحالی کا باعث بنیں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہم نے Water for Life جیسے پروگرام بھی شروع کیے ہیں جس کے تحت دنیا کے دور افتادہ علاقوں میں پینے کا صاف پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ گو صاف پانی کے ایک گلاس کو ہم معمولی سمجھتے ہیں لیکن ترقی پذیر دنیا کے لاکھوں لوگوں کے لیے یہ زندگی بدل دینے والا اور انقلابی تجربہ ہے۔ اسی نہج پر ہم بہت سے دیگر فلاحی کام کر رہے ہیں اور ان کے ذریعے مستقل بنیادوں پر خدمت انسانیت میں لگے ہوئے ہیں۔ پھر ہم قدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف ٹیمیں بھی بھجواتے ہیں جو تکلیف میں مبتلا افراد کو بنیادی اشیائے ضرورت، امداد اور علاج فراہم کرتی ہیں اور یہ تمام خدمت بلاتفریق قوم، زبان، مذہب اور عقیدہ کے کی جاتی ہے۔ ہم تمام خدمت کے بدلے کوئی انعام نہیں چاہتے۔ ہمارا واحد مقصد اور دلی خواہش بنی نوع انسان کی تکلیف دور کرنا ہے۔ ہمارا مطلوب ومقصود خدمت انسانیت ہے۔ کیونکہ اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کریں بلکہ اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کریں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مزید یہ کہ ہم اسلام کے امن وآشتی کے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ بطور احمدی مسلمان ہم تمام دنیا میں امن اور ہم آہنگی پھیلائیں۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس دور میں بانی جماعت احمدیہ مسلمہ کو مسیح موعود بنا کر دنیا میں پیار اور محبت کا پیغام پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کے مبعوث کیا گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صدیوں کی روحانی اور اخلاقی زوال کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے ایک فدائی خادم کو مسیحا بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تلوار اٹھانے کی بجائے تمام مذہبی جنگوں کے خاتمے کا اعلان فرمایا اور امن پیار اور اتحاد کا پیغام دیا۔ آپ علیہ السلام نے بتایا کہ اسلام پر اب ظاہری حملے نہیں ہو رہے اور نہ ہی ابتدائی اسلام کی طرح اس دین کو مٹانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس لیے اس دور میں مذہبی جنگوں کا کوئی جواز نہیں ہے۔ پس ڈیلس کے مقامی افراد کو اس مسجد سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایسے تمام افراد سے جن کے ذہنوں میں کوئی خوف یا خدشات ہوں کہتا ہوں کہ آپ تسلی رکھیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی اس نئی مسجد سے صرف اور صرف اسلام کی امن، باہمی احترام اور رواداری پر مشتمل روشن تعلیمات کا ہی اظہار ہوگا۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہماری یہ تعلیم نہیں کہ جن لوگوں کے عقائد ہم سے مختلف ہیں ہم ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں بلکہ ہم تو انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہماری تعلیم یہ نہیں کہ ہم مخالفین پر حملہ کریں۔ بلکہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ ہم ان کا اور ان کے حقوق کا دفاع کریں۔ یقین رکھیں کہ یہ مسجد ان کے لیے محبت اور ہمدردی کا منبع ہو گی۔ اس مسجد میں داخل ہونے والے تمام افراد بہترین رنگ میں معاشرے کی خدمت کرنے اور معاشرے کی بہتری کے لیے اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ یہ لوگ تمام دنیا کے سامنے اعلان کریں گے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے یکجا ہونا ہی حقیقی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ یہ لوگ بنی نوع انسان کو تمام اعتقادات سے بالاتر ہو کر متحد رہنے کی تحریک کریں گے اور دنیا میں قیام امن کی مشترکہ مقصد پر توجہ مرکوز رکھنے کی تلقین کریں گے۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** پس بلاشبہ آج دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے کیونکہ دنیا بھر کی قومی سیاسی سماجی اور معاشی بدامنی کے شدید طوفانوں کی لپیٹ میں ہیں۔ یوکرائن میں کئی مہینوں سے جنگ جاری ہے اور ہمارے اوپر بدامنی اور جنگ کے منڈلاتے ہوئے سیاہ بادل اس سے بھی زیادہ بڑی تباہی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ دنیا کے پولرائزڈ ہونے کے ساتھ ساتھ مخالف سیاسی بلاکس اور اتحاد تدریجاً مضبوط ہو رہے ہیں۔ نتیجتاً دنیا کا امن وسکون دن بدن برباد ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک جوہری ہتھیار چلانے کی دھمکی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا لیکن اب ایسی دھمکیاں تقریباً روزانہ کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دنیا کے بگڑتے حالات دیکھتے ہوئے احمدیہ مسلم جماعت کئی سالوں سے ان حالات کی سنگینی کو اجاگر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم عالمی رہنماؤں، حکومتوں اور عوام الناس کو آگاہ کرتے ہیں کہ دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے قیام کے وسیع تر مفاد کے لئے موجودہ اختلافات کو پس پشت ڈال دیں۔ میں نے ہمیشہ لوگوں کو امن کی حقیقی قدر ومنزلت سمجھانے کی کوشش کی ہے اور انہیں تفرقہ پیدا کرنے والی اور غیر منصفانہ پالیسیوں کے خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو صرف بدامنی اور مایوسیوں کو جنم دیتی ہیں۔ جو بالآخر لاوا بن کر پھٹتی ہیں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہمیں اپنے رہنماؤں اور سیاستدانوں پر زور دینا چاہیے کہ وہ اس اندھی کھائی سے پیچھے ہٹ جائیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر عالمی جنگ چھڑ جاتی ہے تو یہ ایسی تباہی ہوگی کہ دنیا نے کبھی نہ دیکھی ہو۔ یقیناً اس کے تباہ کن نتائج کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بہت سے ممالک نے جدید ترین ہتھیار حاصل کر لیے ہیں جو صرف ایک وار سے ہزاروں ہزار لوگ مارنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس سے صرف ہم ہی تکلیف اور درد میں مبتلا نہیں ہوں گے بلکہ ہمارے بچے اور آنے والی نسلیں ہمارے گناہوں کا خمیازہ بھگتیں گی اور ان کی زندگیاں تباہ ہوجائیں گی حالانکہ ان کی اس میں کوئی غلطی بھی نہ ہوگی۔ مثال کے طور پر تابکاری کے زہریلے اثرات ایسے ہیں کہ اگر کبھی ایٹم بم استعمال کیا جائے تو نسل در نسل بچے شدید جینیاتی یا جسمانی نقائص کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ وہ جان لیوا بیماریوں کا شکار ہوں گے اور زندگی کا دورانیہ کم ہوگا۔ بلاشبہ وہ معصوم جانیں حقارت سے ہماری طرف دیکھیں گی۔ وہ افسوس کریں گے کہ کیوں ان کے آباؤ اجداد اپنی خود غرضی کی وجہ سے ایک تباہ کن جنگ میں پڑ گئے۔ جس نے ان کی آنے والی نسلوں کو جسمانی جذباتی اور معاشی طور پر کمزور کر دیا۔ میری دلی خواہش اور دنیا کے لئے پیغام ہے کہ ہمیں معاشرے میں قیام امن کے لیے انتھک محنت کرنی چاہیے تا کہ ہم آنے والی نسلوں کو خدانخواستہ دکھ اور مایوسی کی زندگیاں گزارنے پر مجبور کرنے کے بجائے ان کو بچا سکیں۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** قیام امن کے لئے ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ جہاں بھی ظلم یا ناانصافی ہو، ہمیں اس کی مذمت کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے سیاسی قائدین پر زور دینا چاہیے کہ وہ اپنی قوموں کو جنگ کی طرف دھکیلنے اور انتقام اور فساد کی دھمکیوں کے ذریعے اپنے حالات بگاڑنے کی بجائے سفارتکاری اور حکمت سے عالمی سطح پر اور عوام کے مابین بھی کشیدگی کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ دنیا کا امن اور سلامتی ان کا اولین مقصد رہے۔ امن کی اس کوشش میں مسلمان عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ سب اپنا کردار ادا کریں۔ جو لوگ خدا کو نہیں مانتے تھے اور نہ ہی کسی عقیدے کو مانتے ہیں وہ بھی اپنا کردار ادا کریں۔ ہمیں خود کو الگ تھلگ کرنے اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی بجائے انسانیت کی خاطر اکٹھا ہونا ہوگا۔ مذہبی لوگوں کو بھی دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے ظہور کے لئے خدا کی مدد اور رحم طلب کرتے ہوئے اپنے اپنے طریق کے مطابق پرجوش دعا کرنی چاہیے۔

- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ دنیا ہر قسم کی تباہی وبربادی سے محفوظ رہے۔ میری دعا ہے کہ جنگ اور قتل وغارت کے طویل سائے جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں، چھٹ جائیں اور امن وسلامتی کا نیلا آسمان طلوع ہو۔ خدا تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ یہاں ڈیلس میں ہماری مسجد تمام بنی نوع انسان کے لیے ہمیشہ امن وسلامتی کی آماجگاہ رہے۔ اللہ کرے کہ اس کی روحانی کرنیں اپنے ماحول کو روشن کرتی رہیں اور یہ

انسانیت اور امن کے نشان کے طور پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین

- **آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب لوگوں کا یہاں اکٹھے ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں کانگریس مین میئر اور شہر کی کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ بہت شکریہ
- **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کا یہ خطاب سات بج کر دس منٹ پر ختم ہوا۔
- بعد ازاں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے دعا کروائی۔
- حضور انور کے خطاب کے اختتام پر مہمانوں نے دیر تک تالیاں بجائیں۔
- بعد ازاں ڈنر کا پروگرام ہوا کھانے کے بعد بھی بعض مہمانوں کے ساتھ حضور انور نے گفتگو فرمائی۔

پروگرام کے اختتام پر آٹھ بجے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا بعض مہمانوں کے تاثرات پیش ہیں:

ایک مہمان Jeff William صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں امن اور انسانیت کے پیغام سے بہت خوش ہوا ہوں۔ خلیفہ چاہتے ہیں کہ ہم سب متحد ہو کر معاشرے کی بہتری کے لیے کام کریں اور یہی وجہ ہے کہ یہاں مسجد بن رہی ہے۔ اگرچہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ حضور کو اس بات کا بھی ذکر کرنا پڑا کہ مسجد کسی کے لیے خطرے کا باعث نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس پر بات کی۔ مجھے اس پروگرام کا حصہ بننے پر فخر ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک خوبصورت مسجد ہے یہاں ہر کوئی عبادت کے لئے آ سکتا ہے۔ یہ بھی بہت متاثر کن بات ہے کہ کس طرح امریکہ کی مختلف ریاستوں اور دیگر ممالک سے لوگ ہزاروں میل کا سفر کر کے حضور کی باتیں سننے کے لیے اور اس مسجد کے افتتاح کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔

- **ایک مہمان سلطان چوہدری صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں:**

حضور انور نے جو تمام دنیا کے لیے امن کا پیغام دیا ہے یہ میرے خیال میں ایک بہترین پیغام ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کے خلاف اس خوف کو دور کیا جائے کہ وہ یہاں قبضہ کر لیں گے۔ حضور نے واضح بتایا ہے کہ چونکہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا ہے اس لیے مسلمانوں کے لئے کوئی جنگی مہم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

- **ایک مہمان Cristal Ragland کہتے ہیں:** بہت خوشی ہے کہ مجھے اس تقریب میں مدعو کیا گیا ہے۔ میں اس پیغام کو سراہتا ہوں کہ حضور نے تمام مذاہب کے ساتھ امن اور مل جل کر رہنے کی تلقین کی ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ حضور یہاں آئے ہیں۔
- **ایک مقامی مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:** یہ میری زندگی کا پہلا موقع تھا کہ میں کسی ایسے پروگرام میں شریک ہوں اور یہ تجربہ بہت ہی متاثر کن رہا۔ ہم سب کا یہی ایمان ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔ ہمارا الگ الگ مذہب ہے لیکن ہم سب بنیادی طور پر ایک ہی بات کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم اپنے حقیقی خیالات اور اپنے عقیدے کو ہر ایک سے اپنی کمیونٹی میں اور ہمسایوں سے بانٹنا شروع کر دیں تو اس کا اچھا اثر ہوگا۔ ہم پہلے ہی فیس بک پر اس پر بات کرتے ہیں اور یہ پروگرام بھی ایسا ہی ایک موقع تھا۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ہر کوئی آپ کی جماعت کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہے۔ مجھے واقعی بہت لطف آیا ہے۔ مجھے بلانے کا بہت شکریہ۔

- **ایک مہمان Lucas Anderson اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

بہت خوشی ہوئی کہ مجھے اس تقریب پر مدعو کیا گیا ہے۔ میں آج تک مسلم کمیونٹی کے بارے میں لاعلم تھا۔ میں اس پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا موقف قابل عمل اور بہت اچھا ہے۔

- **ایک مہمان Tom Berry اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

میں آپ کا اور خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا پیغام، مہمان نوازی، باہمی میل جول سب کچھ بہت خوب تھا۔ یہ بلاشبہ ایک نعمت ہے کہ عقیدے یا مذہب سے قطع نظر ایک دوسرے کی زیادہ سے زیادہ بھلائی کے لئے کام ہو۔ زندگی کی قدر ہو، زندگی سے پیار ہو، انسانوں کا احترام ہو، انسانوں سے محبت ہو، یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے معاشرے میں کسی ایک فرد یا ادارے کی اجارہ داری نہیں ہے۔ سب کو مل کر کام کرنا ہے۔ یہی خلیفہ کا پیغام ہے۔ یہ پیغام ایسا ہے روزانہ سونے سے قبل اور صبح اٹھنے کے بعد دہرانا چاہیے اور اسی پیغام کو پھیلانا چاہیے۔ یہی پیام ہمیں اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے۔ کیونکہ جب ہم نہیں ہوں گے تو وہ اس پیغام کو جاری رکھیں گے۔ میں آپ کا پھر سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس پروگرام میں بلایا ہے۔

- **ایک مہمان Hector Amaya بھی پروگرام میں شریک تھے یہ Sandeep Srivastava Campaign کے فیلڈ ڈائریکٹر ہیں یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

یہ بہت ہی شاندار پروگرام تھا۔ میں حضور سے مل کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کا پیغام بھی متاثر کن ہے خاص طور پر جب آپ نے عالمی امن کے بارے میں بات کی یقین جانیں خلیفہ نے وہ کام کیا ہے جو اس ملک کے سیاستدانوں نے بھی نہیں کیا۔

- **نارتھ Presbyterian Church سے ایک مہمان Beverly McCord کہتی ہیں کہ:**

میں پچھلے آٹھ نو سالوں سے مختلف تقریبات میں شرکت کر رہی ہوں۔ ہمارا چرچ احمدی خواتین کے ساتھ پروگرام رکھتا تھا۔ یہ بعض اوقات چرچ میں اکٹھے ہوتیں اور بعض اوقات کسی احمدی کے گھر میں۔ ہم کوئی ایسا موضوع چنتے تھے جس سے ہم اپنے خیالات کی نمائندگی کر سکیں، اکٹھے مل بیٹھ کر باتیں کرتے اور کھانا کھاتے۔ یہ بہت اچھے پروگرام تھے۔ اسی طرح ایک بار پھر ہم ایک دوسرے کی عبادت گاہ میں جائیں گے اور موضوع بحث مقرر کر کے اپنے اپنے مقدس صحیفہ کی روح سے اس پر بات کریں گے۔

اس پروگرام میں شرکت میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح اس بڑے پروگرام کو آرگنائز کرنے کے لیے ایک بڑی ٹیم نے کام کیا ہے۔ یہ آپس میں کتنی ہم آہنگی سے کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا کام ہے، شیڈول ہے۔ یہ بہت دلچسپ ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض خواتین کارکنان اس پروگرام کے لیے گزشتہ چھ راتوں سے ٹھیک طرح سے سو بھی نہیں پائیں اور ہر ایک خوش ہے بعض غمگین بھی ہو رہی ہیں کہ اتنا بڑا پروگرام، اتنی محنت اور اب یہ جلدی سے ختم ہو رہا ہے۔ میں ان خواتین کی ٹیم سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

خلیفہ کو دیکھ کر ان کی باتیں سن کر بہت سکون ملا۔ کسی کو عالمی امن کے لیے اس طرح کوشش کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ بہت اچھا احساس ہے۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی کسی پڑوسی پر غلبہ پانے یا کسی دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرنے یا کسی پر ظلم کرنے کے ایجنڈے کی بجائے اس پیغام کو سنیں تو دنیا میں امن ہو سکتا ہے۔ کاش ہم امن کو فروغ دینے والی مزید تقاریر سن سکیں اور لوگوں کو یاد دلاتے رہیں کہ انہیں ہمیشہ امن کی پیروی کرنی چاہیے اور کام کرنا چاہیے۔

- **اس پروگرام میں Collon کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ سے LeRoy Thompson بھی شریک تھے، یہ کہتے ہیں کہ:**

یہ ایک خوبصورت پروگرام تھا اور میں نے بہت کچھ سیکھا۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے حقیقتاً شاندار کام کیا ہے۔ کمیونٹی سے باہر دیگر افراد کے لیے خلیفہ کا پیغام بہت ہی اچھا تھا۔ پروگرام انتہائی منظم اور اچھی طرح سے پیش کیا گیا تھا۔ میری خواہش ہے کہ میں آپ جیسی کمیونٹی سے رابطہ میں رہوں اور مزید سیکھوں۔

- **اس پروگرام میں Adeline Mora نامی ایک لڑکی بھی شریک تھی یہ کہتی ہے کہ:**

یہ پروگرام بہت ہی شاندار تھا۔ حضور کی باتیں سن کر میں بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ جرمنی جماعت کے سربراہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رات کے کھانے پر ان سے بات ہوئی۔

- **ایک مہمان ڈاکٹر حلیم الرحمٰن صاحب کہتے ہیں کہ:**

یہ بالکل ناقابل یقین تھا۔ مجھے تقریب انتظامات، مہمان نوازی، پنڈال، ماحول بہت اچھا لگا۔ مجھے اس تقریب میں مدعو کرنے کا شکریہ۔ میں اس احترام کا مستحق نہ تھا جو آپ کے لوگوں نے مجھے دیا ہے۔ یہ سب ماحول دیکھ کر آپ کی عزت افزائی سے میری آنکھیں نم ہو گئیں۔ میں اس یاد کو محفوظ رکھوں گا۔ میری طرف سے ہر فرد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کریں۔ مجھے بہترین انسانوں کے مابین وقت گزارنے کا موقع ملا، حقیقی انسان جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

- **ایک مہمان Mary McDermott بھی اس پروگرام میں شریک تھیں، انہوں نے پروگرام کے لیے پارکنگ کی جگہ فراہم کی تھی یہ اپنی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ**

ایسی حیرت انگیز شام کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں پہلے کبھی بھی زمین کے اس گرد آلود کی طرح سے اتنا خوش نہ ہوئی جتنا اس پروگرام کے لئے دینے پر ہوئی ہوں۔ یہاں آ کر میں بہت اعزاز محسوس کر رہی ہوں۔ آپ سب کا شکریہ۔

- **Laura نامی ایک خاتون بھی اس پروگرام میں شریک تھی یہ کہتی ہیں**

کہ: اس پروگرام میں ہمیں شامل کرنے کا بہت شکریہ۔ یہ بہت ہی شاندار اور پیارا پروگرام تھا اور کھانا بہت ہی لذیذ تھا۔

• **ایک مہمان Joshua Murray کہتے ہیں کہ:** ہمیں ویسا ہی کرنا چاہیے جو کہ اخلاقی طور پر اچھا لگے اور دنیا کی موجودہ صورتحال دیکھتے ہوئے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ پیغام وقت کی ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ نیز باہمی اتحاد کے اس پیغام کو نہ صرف اس کاؤنٹی بلکہ ساری دنیا کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

• **Cindy Walker نامی ایک خاتون بھی اس پروگرام میں شامل تھی یہ کہتی ہیں:** میں تین سال سے ایک مبلغ سلسلہ کی ہمسائیگی میں رہتی ہوں۔ آج کی یہ تقریب میرے لئے بہت متاثر کن تھی۔ میرے لئے حیرت کی بات تھی کہ حضور نے اس موضوع پر بات کی جو میں نے کبھی سوچی بھی نہ تھی کہ ایک مسجد کے ماحول میں اس بات کا کیا اثر ہوگا۔ لیکن مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ ہم اس کمیونٹی کے ساتھ رہ رہے ہیں جہاں اس بارہ میں کافی غور کیا جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ (حضور انور) اس بات کو یقینی بنانا چاہتے تھے کہ وہ ان خدشات کا خاتمہ کریں اور میں پوری طرح یہ بات سمجھ چکی ہوں جتنا عرصہ میں یہاں رہ رہی ہوں مجھے اس جماعت سے محبت عزت اور شفقت کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

• **ایک مہمان Melissa McNeely اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:** ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ آپ نے ہمیں مدعو کیا اور اس کے لئے ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔ ہم ایک گروپ لے کر آئے تھے کہ جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوں۔ مجھے امن اور باہمی اتحاد اور دوسری کمیونٹی سے میل جول پر مشتمل پیغامات بہت اچھے لگے۔ ہم سب اس کمیونٹی میں مسجد اور آپ سب کا اور جو آپ پیغام لائے ہیں کا استقبال کرتے ہیں۔ میں حضور کی اس بات کو داد دیتی ہوں کہ ہمیں لوگوں کے خوف کو دور کرنا چاہیے جو کہ اس مسجد کی تعمیر سے کسی کے بھی دل میں پیدا ہوا ہو۔ میں پھر اس بات کا اظہار کرتی ہوں کہ آپ کے بنیادی عقائد اور پر امن پیغام اور دنیا کی تکلیفیں دور کرنے کا پیغام بہت ہی خوب ہے۔

• **ایک مہمان Abby Kirkendall کہتی ہیں کہ:** میرے لئے یہ ایک موقع تھا کہ میں کوئی ایسی مذہبی جماعت دیکھوں کہ جن کی عبادت کا طریقہ تو ہم سے مختلف ہے لیکن ہماری اقدار ایک جیسی ہی ہیں۔ میرے لیے یہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ یہ میرے لئے باعث فخر تھا کہ میں اتنے اعلیٰ مرتبہ مذہبی رہنما کو ایسی ہی اقدار کے بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو کہ سب کمیونٹیز کو اپنے اندر سمو لینے چاہئیں۔ یہاں آنے سے پہلے میں حضور اور آپ کی جماعت کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی۔ **یہاں مجھے خدا کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا** اور عقائد سے قطع نظر جہاں آپ کو خدا کی موجودگی کا احساس ہو وہاں آپ کو امن اور سکون ملتا ہے جو آج یہاں تمام افراد کو بلاامتیاز مذہب قوم وملت ملا اور یہی چیز ہے جس کی ضرورت تمام کمیونٹیز کو ہے۔

• **ایک مہمان خاتون Nicole Collier بیان کرتی ہیں کہ** میرے لئے اس تقریب میں شمولیت ایک شاندار تجربہ تھا کہ کس طرح تمام کمیونٹی یہاں ایک مسجد میں خوش آمدید کہتی ہیں اور باہمی تفریق کو ختم کرتی ہیں۔ حضور انور سے ملاقات میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ ویسے تو میں اپنے کام کے لحاظ سے بہت سے معززین سے ملتی رہتی ہوں لیکن حضور انور سے ملاقات میرے لئے سب سے بڑھ کر تھی۔ میں نے حضور کو صرف امن و آشتی کے بارہ میں بات کرتے سنا ہے اور انہوں نے کمیونٹی کو یقین دہانی کرائی ہے کہ یہاں مسلمانوں کی موجودگی سے کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ مسلمان کمیونٹی امن کی روادار ہے اور یہی ہے جو ہم سب کی مشترکہ اقدار ہیں۔ اس لئے لوکل کمیونٹی کو بالکل خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب ہم یہاں پولیس کی میئر، کونسل کے ممبران، کانگریس کے ممبران جیسے بڑے عمائدین کو دیکھتے ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مسجد کا ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ میں آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں اور اس احساس کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی جو مجھے حضور کی موجودگی سے یہاں محسوس ہو رہی ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضور نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکالا اور یہاں ٹیکساس تشریف لائے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس بات کی ہمیں یقین دہانی کرائی کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ہم سب مجموعی طور پر صرف امن کے خواہ ہیں، ہم نفرتوں کو دور کرتے ہوئے اور محبت کے ساتھ تمام انسانوں کا استقبال کرتے ہیں۔ یہی اصل پیغام ہے۔

• **ایک خاتون Danna Pressler اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:** ہم یہاں صرف دو منٹ کی مسافت پر رہتے ہیں اور ہمارے فرقہ کی مسجد بھی یہاں سے پانچ منٹ کی دوری پر ہے۔ ہمارے کچھ ہمسائے احمدی مسلمان ہیں اور ان کے ساتھ ہمارے بڑے اچھے دوستانہ تعلقات ہیں۔ جب وہ دوسرے لوگوں کو یہاں مسجد کے بارے میں بتا رہے تھے اور ان کو یقین دہانی کروا رہے تھے کہ یہاں مسجد بن رہی ہے اور آپ لوگوں کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم انتہاپسند مسلمان نہیں بلکہ پرامن مسلمان ہیں تو ایسی یقین دہانی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

• **Joshua Espraza نامی ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آج کی اس افتتاحی تقریب میں مجھے اور دیگر سینئر پادری حضرات کو دعوت دی گئی ہے کہ اس تقریب میں شامل ہوں اور مزیدار کھانوں میں شریک ہوں اور لوگوں سے بات چیت کا موقع ملے۔ میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں کہ یہاں کس طرح حکمت کے ساتھ امن، اتحاد اور انصاف کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ اس بات کا احساس بھی ہوا کہ ایسے لوگ بھی ہیں **جن کا تعلق مختلف تہذیب وتمدن سے ہے لیکن وہ بھی ہماری زندگیوں میں خدا کی موجودگی اور انسانوں میں باہمی ہمدردی کا پرچار کرتے ہیں** اور کیونکہ ہمارے اعمال کا ایک دوسرے پر بھی اثر ہوتا ہے اس لئے اس طرح مل بیٹھنا اور کھانا کھانا اور باتیں کرنا بہت ضروری ہے۔ میں اپنی اہلیہ کو بھی بتا رہا تھا کہ یہاں میز بانی بہت عمدہ تھی۔ یہاں پہنچتے ہی ہر چیز آرگنائزڈ لگی۔ لوگوں نے میز بانی کا حق ادا کیا۔ ہمارے سوالوں کے جواب دیے۔ کھانا بہت لذیذ تھا۔ مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ ہم کیوں ایسی اچھی میز بانی اور لوگوں کو دعوت نہیں دیتے۔ مجھے یہاں آج پہلی دفعہ آنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ گویا میں اپنے گھر پر ہوں۔ میرے لیے یہ بہت عمدہ تھا۔

• **Victoria Espraza نامی ایک خاتون کہتی ہیں کہ:** مجھے جو چیز یہاں سب سے نمایاں لگی وہ حضور کا خطاب تھا کہ کس طرح مختلف مذہبی اختلاف اور مختلف نظریات کے باوجود ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ میرے خیال میں یہ ایسی چیز ہے جس کا آج کل بین المذاہب ڈائیلاگ میں فقدان نظر آتا ہے۔ کسی کو اتنی حکمت اور دانائی کے ساتھ اس بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوئی کہ اپنے مذہبی عقائد میں اختلاف کے باوجود تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ہمیں کس طرح آپس میں امن کے ساتھ ایک دوسرے کا احساس کرتے ہوئے رہنا چاہیے۔ اور میز بانی ہر لحاظ سے بہت عمدہ تھی کہ کس طرح ہمارا خیال رکھا گیا اور سوالات کے جوابات دیے گئے جس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ اس سب کے لیے ہم آپ سب کے بہت شکر گزار ہیں۔

• **ایک خاتون Beverly McCord صاحبہ کہتی ہیں کہ:** مجھے عالمی مذہبی رہنماؤں کو سننا اچھا لگتا ہے جو کہ لوگوں کو مسلسل امن کی ضرورت و اہمیت، اختلافات کے تدارک اور محبت کی طرف بلاتے رہتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ ایسے پیغام سن کر خوشی ہوتی ہے۔ مجھے دوسروں کے خوف زدہ ہونے کی بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی کیونکہ یہ جماعت بہت محبت کرنے والی، احساس کرنے والی اور ہمیشہ خدمت خلق کرنے والی جماعت ہے۔ اگر کسی کو کوئی خوف ہو تب بھی اس جماعت کی خدمت خلق اور فلاحی کاموں کو دیکھ کر فوراً دور ہو جاتا ہے۔

• **ڈاکٹر Robrt Hunt جو پرکنس اسکول آف تھیولوجی سدرن میتھوڈسٹ یونیورسٹی میں گلوبل تھیالوجیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے کہا کہ:** حضور نے جنگ کے خطرات سے نبیوں کی طرح انذار کیا ہے۔ حضور نے اسلام کے صحیح معنی بیان فرمائے کہ اللہ کے احکامات کی تعمیل کر کے لوگوں سے حسن سلوک کرنا ہے یہ نہیں کہ لوگوں کو قتل کرنا ہے۔

• **Brian Havey جو کہ Allen علاقے میں جہاں مسجد واقع ہے پولیس کے سربراہ ہیں انہوں نے کہا کہ:** 10 سال پہلے میں اس علاقے کا police chief بن گیا تھا اور اسی وقت سے احمدیہ مسلم جماعت نے ہمارے ساتھ اچھے تعلقات قائم کئے۔ ہمارا گہرا تعلق ہے اور ہم آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ نے اپنے ممبران کو مقامی حکومت کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کے بارے میں بڑی اچھی طرح سکھایا ہے۔

• **Vudhi Slabisak ایک مقامی ہسپتال Spine Surgeon ہیں انہوں نے کہا کہ:** مجھے حضور انور کے پیغام کی جامعیت اور دوسروں کے لئے محبت اور امن کے پیغام سے حیرت ہوئی وہ تمام مذاہب کے لوگوں کو آپس میں جوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

• **عاطف ظہیر صاحب جو John Hopkins یونیورسٹی میں ریڈیالوجسٹ کے پروفیسر ہیں انہوں نے کہا کہ:** حضور انور نے اس تقریب اور مسجد کے ذریعہ مختلف طبائع اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو جمع کیا۔ اب مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد کمیونٹی کو بہت فائدہ دے گی اور مقامی باشندوں کو امن اور محبت کے چادر میں لپیٹے گی۔ مجھے خلیفہ سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا اور انہوں نے انتہائی مفید باتیں بیان فرمائی تھیں۔ انہوں نے نہ صرف مقامی مسائل بلکہ دنیاوی مسائل کا ذکر فرمایا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION — Download on the App Store — ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

چاہیے؟ وہ جو سیدھے راستے سے بھٹک رہے ہیں ان کو سمجھائیں۔ اسی لیے جہاں تک میرا تعلق ہے میں لوگوں کو کہتا ہوں خواہ سیاست دان ہوں، پروفیسرز ہوں یا دوسرے پڑھے لکھے کہ وہ بھی معاشرے میں امن کے قیام کیلئے اپنا کردار ادا کریں اور یہ مکمل انصاف کے بغیر ممکن نہیں۔ مکمل انصاف کی کیا تعریف ہے؟ قرآن کریم میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً اگر آپ کو اپنے خلاف گواہی دینی پڑے تو تب بھی گواہی دینی چاہیے بلکہ یہاں تک کہ خواہ اپنے والدین، رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کے خلاف ہی دینی پڑے تو اس طرح معاشرے میں مکمل انصاف قائم ہوسکتا ہے جو آجکل اس دنیا میں مفقود ہے سو ہمیں اس کا پرچار کرنا چاہیے اور یہ خطابات تحریری شکل میں موجود ہیں اور مختلف کتب کی شکل میں بھی اور علیحدہ لیکچرز کی شکل میں بھی۔ پہلے ان کو پڑھیں پھر لوگوں سے ان کی بنیاد پر بات کریں کیونکہ وہ آپ کو تیار شدہ مواد کے طور پر دستیاب ہیں اور پھر ان کو تقسیم بھی کر سکتے ہیں تو اس طرح آپ کام کر سکتے ہیں۔ دیکھیں ہر وقف نو اس پر عمل کرسکتا ہے لیکن جس میدان میں بھی آپ ہوں آپ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو بتا سکتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور ہم معاشرے میں کیسے امن کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ ہم معاشرے میں کیسے امن قائم کر سکتے ہیں۔ مکمل انصاف کیا ہے اور اس کی کیا تعریف ہے؟ اس کے لیے جو قابل ہیں وہ پبلک سروس میں بھی جاسکتے ہیں۔ جہاں آپ کو اپنے نقطہ نظر کو پیش کرنے کا بہتر موقع ملے گا۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 19/ جولائی 2022ء)

سانحہ ہائے ارتحال

• مکرم وقار الحق مربی سلسلہ یہ اعلان بھجواتے ہیں:

خاکسار کے سسر مکرم رشید احمد ولد منیر احمد مؤرخہ 26/ اکتوبر 2022ء، بروز بدھ بعمر 61 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم نیک، مخلص، دوسروں کا درد رکھنے والے نیز صابر شخصیت کے مالک تھے۔ مہمان نوازی آپ کا ایک خاص وصف تھا۔ وفات سے قبل بطور سیکریٹری جائیداد حلقہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ قبرستان عام میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ نے سوگواران میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم زاہد اقبال کو بطور معلم جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے نیز قارئین الفضل سے ان کی بلندی درجات کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

• مکرم ڈاکٹر کرامت اللہ دانیال۔ برلنگٹن ورمانٹ، امریکہ سے یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں:

خاکسار کے والد ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب ولد محترم رحمت اللہ صاحب، کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ، بقضائے الٰہی مؤرخہ 28/ جون 2022ء کو امریکہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مؤرخہ یکم جولائی 2022ء کو ورجینیا میں مکرم فلاح الدین شمس، نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں ان کی تدفین فیئر فیکس میموریل پارک میں ہوئی۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، باہمت، خوش اخلاق اور خوش مزاج انسان تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے عاشق اور ترجمہ وتفسیر کے دلدادہ تھے۔ مرحوم نے 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر میتھمیٹکس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی اور الحمد للہ 120 سے زیادہ ریسرچ پیپرز شائع کیے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اپنی والدہ، بیوہ اور دو بہنوں کے علاوہ 4 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک سبق آموز بات

ذرا پکڑانا

فی زمانہ ہر کام آسانی اور سہولت سے ہو جانے کے باعث سستی اور کاہلی سے بھرا یہ جملہ ''وہ فلاں چیز ذرا پکڑانا'' عام ہوتا جا رہا ہے۔ ہر شخص اس کوشش میں ہوتا ہے کہ اسے اپنی جگہ سے ہلنا نہ پڑے اور اس کا معمولی سا کام بھی کوئی دوسرا کر دے۔ ہمارے سامنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا وہ نمونہ موجود ہے جو کسی سے سوال کرنے سے بچنے کے لیے میدانِ جنگ میں بھی سواری سے اتر کر خود اپنا ہتھیار اٹھاتے تھے۔

کیا ہی خوب ہو اگر ہم میں سے ہر شخص یہ سوچ پیدا کر لے کہ اسے نہ صرف اپنا ہر کام خود کرنا ہے بلکہ حتی الوسع دوسروں کا بوجھ بانٹنے کی بھی کوشش کرنی ہے تو کاہلی اور ہر وقت دوسروں سے مدد طلب کرنے کی غلط عادت کا خود بخود سدِّ باب ہو جائے گا۔

مرسلہ: ثمرہ خالد۔ جرمنی

18/نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:14	17:38
مدینہ منورہ	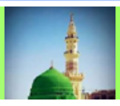	05:18	17:34
قادیان		05:34	17:28
ربوہ		05:14	17:08
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:55	16:11

فقہی کارنر

وفات یافتہ کی طرف سے حج بدل

خوشاب سے ایک مرحوم احمدی کے ورثاء نے حضرت (اقدس مسیح موعودؑ) کی خدمت میں خط لکھا کہ مرحوم کا ارادہ پختہ حج پر جانے کا تھا مگر موت نے مہلت نہ دی۔ کیا جائز ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی آدمی خرچ دے کر بھیج دیا جاوے؟

آپؑ نے فرمایا:

''جائز ہے اس سے متوفی کو ثواب حج کا حاصل ہو جائے گا۔''

(اخبار بدر نمبر 18 جلد 6 مؤرخہ 2/ مئی 1907ء صفحہ 2)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)